بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 52

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 9

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

30 ذی الحجہ 1423 ہجری 4 امان 1382 ہش 4 مارچ 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 22 فروری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت شکور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

عورتوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش قیمت نصائح

ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئیں ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کرلیں کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کیلئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف اناللہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا تعالیٰ کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان ہے۔

۲۔ دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلاّنا اور رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۳۔ سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کیلئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کیلئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکوا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی۔ اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴۔ اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے۔ اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کیلئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کیلئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایمان دار اور نیک بخت خاوند تلاش کر لے۔ اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

۵۔ عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں اور انکی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں۔ اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اسکی تعظیم نہ بجالائے اور پس پشت اس کیلئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔

اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ انکا کوئی عمل منظور نہیں اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔ عورتوں کو چاہئے کہ اپنے خاوندوں کا مال نہ چرائیں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچائیں۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔

عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ انکو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔

عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کیلئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں۔ اور بندۂ خدا کو ناحق ستاتے ہیں ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جل شانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں پھر جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے تو اس کو کیوں برا کہا جاوے ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں نہایت مردود اور شیطان کے بہن بھائی ہیں کیونکہ وہ خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بدذات بیوی ہو تو اسے مناسب ہے کہ اسے سزا دینے کیلئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی بھی ہے یا نہیں پس اگر پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں اور ایک طور سے وہ

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

دارالعلوم دیوبند کی فریاد

.......(3).......

اکابر دیوبند کی منافقت تو یہاں تک ہے کہ ایک طرف وہ حکومت کو اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے نہیں تھکتے تو دوسری طرف اپنے اکابر کے فتووں اور غیر مسلموں کے قتال سے متعلق ان کی کتب بھری پڑی ہیں۔ لیکن اس کا ایک نہایت گھناؤنا پہلو یہ ہے کہ اکابرین دیوبند جہاں اپنے مدرسوں کے طلباء کو جہاد و قتال سے متعلق تعلیم دیتے ہیں اور اس کے کیلئے ان کو تیار کرتے ہیں وہیں ان کے ہندوستانی اکابر جب پاکستان جاتے ہیں تو وہاں کے ارباب حکومت اور فوج کو بھی اپنی دیوبند کی کتب کی روشنی میں جہاد کے لئے اکساتے ہیں۔ چنانچہ ابوالحسن علی ندوی نے ایک انٹرویو کے دوران کہا:-

''میں نے صدر ضیاء الحق صاحب سے ایک بار کہا تھا کہ فوج میں فتوح الشام وغیرہ اس طرح کی کتابیں پڑھوائی اور سنوائی جائیں جس سے ان میں جذبۂ جہاد اور اسلامی غیرت پیدا ہو نیز اسلاف کے مجاہدانہ کارناموں سے واقفیت ہو تو ضیاء الحق صاحب نے فوراً ہی فوج میں اس کو رائج کیا۔ (بحوالہ ہفت روزہ نئی دنیا 14-8 فروری 2000 صفحہ 30)

اندازہ لگایئے ہندوستان کے دیوبندی، سربراہانِ افواجِ پاکستان میں جذبۂ جہاد پھونکنے کے لئے کس قدر بیتاب تھے۔ پس ایک طرف یہ کہنا کہ ''مدرسہ دیوبند کے درودیوار سے جو خمیر اٹھتا ہے وہ ملک وملت کے لئے کندن بن کر چمکتا ہے اور دمکتا ہے'' اور دوسری طرف پاکستانی فوج میں جذبۂ جہاد پھونکنے کیلئے بیتاب رہنا کیا منافقت کا جیتا جاگتا ثبوت نہیں۔

مضمون ''دارالعلوم دیوبند کی کردارکشی کیوں'' مطبوعہ اردو ٹائمز ممبئی 26 جولائی 2002 میں مزید لکھا ہے:-

''دارالعلوم دیوبند اور اسلامی (دیوبندی) مدارس میں انسانیت دوستی، رواداری، حق نوازی اور وفاشعاری کا درس دیا جاتا ہے۔

......اس میں کوئی بھی مضمون ایسا نہیں ہے جس سے نفرت پھیلتی ہو یا کسی مذہب کے ماننے والوں کے خلاف اشتعال انگیزی کی جاتی ہے۔ بلکہ یہ نصاب ایک دوسرے کے احترام، پڑوسیوں کے ساتھ رواداری اور عہد کی پاسداری کی تلقین کرتا ہے۔''

یہ تو ہے دیوبندی فریاد لیکن دیوبندی تعلیم اور نصاب جو غیر مسلموں سے رواداری اور انسانیت دوستی کے متعلق پڑھایا جاتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

دیوبندی حکیم الامت مجدد الملت اشرف علی تھانوی غیر مسلموں کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''(کفار سے) مدارات جائز ہے لیکن رفع ضرر (یعنی نقصان سے بچنے) کے لئے۔ دوسرے اگر کافر کی ہدایت کی امید ہو۔ تیسرے حربی کفار سے ہمدردی جائز نہیں''

(بیان القرآن ملخص صفحہ 10 آل عمران بحوالہ اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ 570)

پھر فرماتے ہیں:-

''مسجد بنانے کیلئے تو کفار سے چندہ لے لیا جائے لیکن ان کو مندر کیلئے چندہ نہ دیا جائے''

(الافاضات الیومیہ صفحہ 89 جلد 2)

''ہندو کو اگر مسلمانوں کے جنازے سے روکنے کی قدرت ہو تو ضرور روکنا چاہیے۔''

(اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ 584)

دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مولانا محمد یوسف لدھیانوی جنہیں ان کے خلاف مسلک رکھنے والے کسی شخص نے ''جہاد'' کرتے ہوئے سربازار گولیوں سے بھون ڈالا تھا غیر مسلموں سے نفرت دلاتے ہوئے کتاب ''قادیانی مُردہ'' میں لکھتے ہیں:-

''حضرات فقہاء نے مسلم کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت رکھی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے تا کہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر غلطی سے دعا سلام نہ کر دے۔'' (قادیانی مردہ مؤلف محمد یوسف لدھیانوی شائع کردہ دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور یوپی)

ممکن ہے دیوبندی حضرات یہ کہیں کہ محمد یوسف لدھیانوی تو پاکستانی تھے اور پاکستان میں رہ کر انہوں نے ایسی تعلیم اسلام کی روشنی میں دی ہے جس کا ہم ہندوستانی دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں تو ہم ان ہندوستانی دیوبندیوں سے باادب کہنا چاہیں گے اول تو اسلامی تعلیمات میں نعوذ باللہ منافقت نہیں ہے کہ دنیا کے ایک خطے میں بیٹھ کر کچھ تعلیم دی جائے اور دوسرے خطے میں بیٹھ کر اس تعلیم کو وہاں کے حالات کے مطابق بدل دیا جائے ــــــ چلو خیر اگر آپ لوگوں کو یہ منافقت منظور ہے تو ٹھیک ہے لیکن ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اگر محمد یوسف لدھیانوی پاکستانی تھا اور پاکستان میں بیٹھ کر اس نے یہ تعلیم دی تھی تو پھر ایسی زہریلی اور اشتعال انگیز کتب کو آپ لوگ نہایت شان و شوکت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند سے کیوں چھپواتے ہیں اور پھر حیرت یہ ہے کہ آپ لوگوں کی یہ کتب پھر باقاعدہ دیوبند کے طلباء کے لئے تربیتی نصاب میں درساً درساً پڑھائی جاتی ہیں۔ پھر آپ لوگ کہتے ہیں کہ مدرسہ دیوبند انسانیت دوستی اور رواداری کا سبق دیتا ہے۔

یہ تو خیر دیوبندیوں کا حال ہے لیکن جماعت اسلامی کے مدارس میں طلباء کو جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں کھلی کھلی بغاوت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں:-

''ہاں اب تم روئے زمین پر خدا کے سب سے زیادہ صالح بندے ہو لہذا آگے بڑھو، لڑ کر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کر دو اور حکمرانی کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو۔''

نماز کے متعلق تو مودودی خیال بس یہ ہے کہ یہ تو محض آئندہ جہاد کی تربیت کے لئے ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

''یہ نماز اور روزہ، یہ زکوٰۃ اور حج دراصل اسی تیاری اور تربیت کے لئے ہے۔ جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی اپنی فوج پولیس اور سول سروس کے لئے آدمیوں کو پہلے خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں پھر ان سے کام لیتی ہیں اسی طرح اسلام بھی ان تمام آدمیوں کو جو اس ملازمت میں بھرتی ہوں پہلے خاص طریقہ سے تربیت دیتا ہے پھر ان سے جہاد اور حکومت الٰہی کی خدمت لینا چاہتا ہے۔'' (حقیقت جہاد صفحہ 16)

اب دیکھئے کہ احمد رضا خان بریلوی کے فرقہ کے لوگ اپنے مدرسوں میں کیسے فتاویٰ کی تعلیم دیتے ہیں۔ بریلویوں کے مجدد اعظم یوں رقمطراز ہیں:-

☆...... ''ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ 153)

☆...... ''مشرکین سے اتحاد در کنار، وداد (دوستی) حرام قطعی ہے۔'' (صفحہ 91)

☆...... ''بلاشبہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ مسجد کو مشرکین کی بے حرمتی سے محفوظ کریں اور مشرکین کو مسجد کے کنویں سے پانی نہ لینے دیں۔'' (صفحہ 485)

☆...... ''کافر کی تعظیم کفر ہے'' (صفحہ 191)

☆...... ''کافر بھائی بہنوں سے بھی دوستی منع ہے'' (صفحہ 13)

یہی وہ فتوے ہیں جو بریلوی دیوبندی اور جماعت اسلامی کے مدرسوں میں پڑھائے جاتے ہیں جن میں نہ صرف غیر مسلموں کے مارکاٹ کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ غیروں سے نکل کر یہ فتوے اپنوں کے بھی گلے کاٹتے ہیں جس کا ذکر ہم آئندہ گفتگو میں کریں گے۔

پھر اگر دیوبندی یہ کہیں کہ ہمارے مدرسوں پر عتاب کیوں ہے؟ کیا ہمارے مدرسے دستورِ ہند کے خلاف ہیں؟ ــــ تو ان کی یہ بات مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے ــــ (باقی)

(منیر احمد خادم)

یارب یہ چاند حشر تک تابندہ تر رہے

میرے حضور کچھ تو ذرا بات کیجئے
کتنے دنوں سے چپ ہیں ملاقات کیجئے
لوگوں کے دل اداس ہیں اور کس قدر حزیں
اٹھئے اور پھر سے ویسے ہی خطبات کیجئے
میرے خدا تو ان کو عمر خضر کر عطا
معجز نما کچھ ایسی کرامات کیجئے
یارب یہ تیرا سلسلہ یوں ہی رہے مدام
آئے نہ اس پہ شام نہ ہی رات کیجئے
یارب یہ چاند حشر تک تابندہ تر رہے
کچھ ایسے اس پہ فضل و عنایات کیجئے
مولا تو میرے درد کی اک بار سن دعا
آئیں وہ گھر، یوں منقلب حالات کیجئے

(نثار باجوہ)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎2370509

خطبہ جمعہ

آنحضرت ﷺ کی رحمت کے سائے سب دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں بھی آپ کی شفاعت کے نتیجہ میں بہت سے گنہگار بخشے جائیں گے۔ پس آنحضرت ﷺ پر دن رات درود بھیجیں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان میں سب کو آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں شفا کے معجزے دکھائے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت رؤوف کے تعلق میں رحمت و شفقت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۰ر دسمبر ۲۰۰۲ء مطابق ۲۰ر فتح ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرہ:۲۰۸)

اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز لمبی پڑھاؤں اور جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس سے میرا دل پسیج جاتا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو اس لئے میں نماز چھوٹی کرا دیتا ہوں۔ (بخاری کتاب الجماعة والامامة. باب من اخف الصلوة عند بكاء الصبيّ)

حضرت علامہ فخر الدین رازی سورۂ بقرہ کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ...... الخ﴾ کی تفسیر میں رءوف بالعباد کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رءوف بالعباد ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رأفت کا نتیجہ ہے کہ اس نے دائمی نعمتیں ایسے اعمال کے بدلہ میں جزا کے طور پر عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے جو تھوڑے ہیں اور منقطع ہونے والے ہیں۔ اور اس کی رأفت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اور اس کی رأفت میں اور رحمت میں سے یہ بھی ہے کہ ایک سو سال کفر پر مصر رہنے والا شخص اگر ایک لحظہ کے لئے بھی توبہ کر لے تو اس سے تمام عذاب ساقط ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے دائمی اجر عطا کرتا ہے۔ اس کی رأفت میں سے یہ بھی ہے کہ جان اور مال اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی   حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور اللہ تعالیٰ اس کے باوجود اس سے رحمت کا سلوک فرماتا ہے۔

علامہ ابو الحیان الاندلسی لکھتے ہیں رأفت رحمت کے نسبت اَبلَغ ہے، زیادہ بلیغ ہے۔ مگر اس سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ رحمت جو ہے وہ زیادہ بلیغ ہے رأفت کے مقابل پر رأفت تو صرف مومنین کے لئے ہے۔ لیکن رحمت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رَحْمَةً للعالمين۔ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ چنانچہ جس حد تک مجھے زبانی مثالیں یاد رہتی ہیں میں آپ کے سامنے پیش کردوں گا اس سے آپ کو حیرت ہو گی کہ آنحضرت ﷺ کس حد تک رحمت تھے بڑوں کے لئے، چھوٹوں کے لئے، بچوں کے لئے جانوروں کے لئے، ہر چیز کے لئے آپ رحمت تھے۔ تو علامہ ابو الحیان کے اس بیان سے مجھے اتفاق نہیں ہے کہ وہ (رأفت) زیادہ اَبلَغ ہے۔

ابو جہل کے بیٹے مشرکوں کے سردار عکرمہ ساری عمر آنحضرت ﷺ کی مخالفت کرتے رہے۔ یہانتک کہ وہ بھاگ گئے مکہ چھوڑ کے اور ان کے متعلق آتا ہے کہ وہ ابو جہل کے بیٹے ہونے کی وجہ سے شدید نفرت کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ کی بیوی میں کچھ نیکی تھی اس نے آنحضرت ﷺ سے سفارش کی کہ عکرمہ کو معاف کر دیں۔ آپؐ نے عکرمہ کو معاف کر دیا۔ چنانچہ آدمی بھیجا پیچھے اور عکرمہ کو بلایا گیا۔ اس کو یقین نہیں آتا تھا کہ میں ابو جہل کا بیٹا اور مجھے بھی رسول اللہ ﷺ معاف فرما سکتے ہیں۔ اور آپ نے نہ ناصرف یہ کہ اس کو معاف فرما دیا بلکہ بڑے پیار سے آگے بلا کے بٹھایا۔ اور یہ عکرمہ وہی ہیں جو آگے جا کے ایک جنگ میں، جنگ موتہ ہے یا جو بھی، اس میں، شہید ہوئے تھے اور بڑا درجہ پایا۔ آپؐ نے اس کو امان نامہ بھی لکھ دیا تھا کہ جو جائے اس کو ڈھونڈھنے کے لئے وہ اس کو امان نامہ دکھا دیں کہ عکرمہ کو رسول اللہ نے امان دی ہے۔ اس لئے کوئی اس پر ہاتھ نہ ڈالے۔ مزید بر آں آنحضرت ﷺ یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ عکرمہ کو اس کے باپ کا حوالہ دے کر دکھ دیا جائے۔ تو کبھی فرمایا کرتے تھے کہ عکرمہ کو عکرمہ بن ابو جہل نہ کہا کرو۔ کیونکہ ابو جہل جو ہے وہ بہت ظالم تھا تو عکرمہ اس کی بجائے اب ایمان لے آیا ہے اس لئے اس کو یہ خیال نہ آئے کہ میں ایک ظالم باپ کا بیٹا ہوں۔

اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی رحمت کے متعلق جو باتیں مجھے یاد ہیں میں نے کہا تھا نہ کہ وہ مجھے اتفاق نہیں ہے کہ رحمت عام نہیں ہے اور رأفت عام ہے۔ رحمةٌ للعالمین ہیں۔ آنحضرت ﷺ تو سب جہانوں کے لئے رحمت تھے۔ بڑوں کے لئے، چھوٹوں کے لئے، جانوروں کے لئے، نباتات کے لئے کوئی پہلو آپ کی رأفت کا ایسا نہیں ہے نہ رحمت کا جو آپ نے اختیار نہ کیا ہو۔ اسی لئے حالی کہتا ہے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ
نکل کر حرا سے سُوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

وہ نسخۂ کیمیا قرآن کریم تھا اور ایسا عظیم الشان نسخہ تھا کہ اس میں ظاہری بدنی شفا بھی تھی اور روحانی شفا تو تھی ہی۔ تھا ہی مجسم روحانی شفا۔ اس میں ایسی سورتیں بھی ہیں جن کا نام ہی شفا ہے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ۔ سورۃ فاتحہ کا ایک نام شفا بھی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کچھ صحابہ سفر کے لئے گئے تو ایک بدّوؤں کا سردار تھا جو ان کی دشمن قوم تھی۔ اس کو شدید سر درد ہو رہی تھی۔ کسی دوا سے آرام نہیں آ رہا تھا۔ ان لوگوں نے ان کو پکڑا کہ آؤ تم تمہارے پاس کوئی شائد نسخہ ہو تو استعمال کر کے دیکھو۔ تو انہوں نے کیا کیا کہ سورۃ فاتحہ کا دم پڑھ کے اس کو دیا۔ وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے بہت سا گوشت اور چیزیں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے ساتھ کر دیں۔ صحابہ میں آپس میں اختلاف ہو گیا بعض کہہ رہے تھے کہ یہ تو قرآن کو ادنیٰ قیمت پر بیچنے والی بات ہے اس لئے میں تو نہیں کھاؤں گا۔ دوسرے صحابہ نے کہا ہم نے تو قرآن نہیں بیچا قرآن سے استفادہ کیا ہے۔ بہر حال وہ واپس مدینہ پہنچے تو آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اس میں شفا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں تو پتہ نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا اس میں شفا ہے اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ اس لئے جو کچھ گوشت اس نے

دیا ہے مجھے بھی دو میں بھی کھاؤں گا۔چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا بھی۔

آنحضرت ﷺ بچوں کے لئے بھی رحمت تھے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ نباتات کے لئے بھی رحمت تھے۔آپ کے منبر کے ساتھ ایک ٹنڈا سا درخت ہوا کرتا تھا جس پر آپؐ ہاتھ رکھ لیا کرتے تھے۔ایک دفعہ آپؐ نے محسوس فرمایا کہ اس میں سے رونے کی آواز آرہی ہے۔ آنحضور ﷺ کو بہت اس پہ رحم آیا اور اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کے رونے کی آواز بند ہو گئی۔ تو وہ نیم مردہ درخت تھا اس کے باوجود آنحضرت ﷺ کو اس نباتات پر بھی رحم آیا۔ ایک دفعہ ایک اونٹ کے متعلق آپؐ نے دیکھا کہ وہ بلبلا رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مالک اس سے ظلم کر رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بہت تکلیف ہوئی آپؐ نے مالک کو پیسے دیئے اور اونٹ کو آزاد کرا لیا اور فرمایا اس کو چھوڑ دو اب یہ جو چاہے جو کرتا پھرے۔

آنحضرت ﷺ کو بچوں کے رونے کی آواز کے متعلق تو میں نے بتایا ہے کہ نماز چھوٹی کر دیا کرتے تھے۔اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کا یہ دستور تھا کہ بچے جو گم گئے تھے ان کے اوپر آپؐ کو اتنا رحم آتا تھا کہ عورت کو آپؐ نے دیکھا کہ وہ مختلف بچوں کو اٹھائے پھرتی ہے اور پیار کر کے چھوڑ دیتی ہے اس کا اپنا بچہ گم گیا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ ماں اپنے بچے کو جہنم میں ڈال دے گی۔ اللہ اپنے بندوں سے اس ماں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔اور آنحضرت ﷺ کا ایک فارسی الہام بھی ہے کہ ''ایں مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم'' کہ اس مٹی کی مٹھی کو میں بخش نہ دوں تو کیا کروں۔ تو آنحضرت ﷺ میں رأفت اور شفقت بہت ہی زیادہ تھی، ہر پہلو سے۔اب میں نے آج نوٹ نہیں رکھے ہوئے اس لئے زبانی طور پر سوچ کے بتا رہا ہوں جو کچھ مجھے یاد پڑتا ہے۔

اونٹوں کا ذکر کر دیا ہے میں نے،بچوں کا ذکر کر دیا ہے۔بڑوں کے لئے بھی رحمت تھے آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جو ہمارے بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔تو چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں آپؐ کی رحمت سب پر عام تھی، کوئی بھی آپؐ کی رحمت کا پہلو ایسا نہیں ہے جو سب پر چھایا ہوا نہ ہو۔اس جہان میں بھی اور اس جہان میں بھی۔ کسی اور نبی کے متعلق آپ یہ لقب نہیں پڑھیں گے کہ وہ رحمۃ للعالمین ہے۔صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کا لقب رحمۃ للعالمین تھا اور اس پہلو سے آپ کی رحمت کے سائے اس دنیا پر بھی چھائے ہوئے تھے اور اس دنیا پر بھی چھائے ہوئے تھے۔اُس دنیا میں بھی آپؐ کی شفاعت قبول ہو گی اور اس شفاعت کے نتیجہ میں بہت سے گنہگار بخشے جائیں گے۔ تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی رحمت کے سائے اُس جہان میں بھی ہوں گے۔ آپؐ نے ایک دفعہ بعض صحابہ کو دیکھا کہ ان کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ اُصَیْحَابِیْ اُصَیْحَابِیْ یہ تو میرے صحابہ ہیں ان کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔تو فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو جواب دیا کہ جب تک تم ان میں تھے جو وہ کام کیا کرتے تھے تم ان کے نگران تھے لیکن جب تم ان میں نہیں رہے تو پھر انہوں نے کیا، کچھ کیا تمہیں اس کا علم نہیں۔ پس آنحضرت ﷺ پر دن رات درود بھیجیں، آپؐ رحمت تھے دین کے لئے، دنیا کے لئے، سب قوموں کے لئے۔ مکمل شفا تھے اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان میں سب کو آنحضرت ﷺ کی شفا کے معجزے دکھائے۔بیماروں کو اور وہ جو بیماری کے سر پر کھڑے ہیں۔ مجھے جو خطوط ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے ایسے بیچارے مریض ہیں جن کو Terminal Patient کہا جاتا ہے یعنی آخری دم تک پہنچے ہوئے ہیں لیکن شفاعت کے نتیجے میں Terminal Patient بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی ایسی شفاعت کا موقع ملا اور ایسے Patients جو Terminal ہو چکے تھے ان کے متعلق بھی ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اب یہ نجات نہیں پا سکتے یعنی اس مرض سے نجات نہیں پائیں گے۔ لیکن شفاعت کا جب موقع ملا تو وہ شفا پا گئے۔ تو آنحضرت ﷺ تو آپ کے آقا تھے۔ آپؐ ہی کی شفا دراصل ساری شفاعتوں پر پھیلی ہوئی ہے۔ قیامت کے روز تک رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ہی کام کرے گی۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا ہمیں بھی وارث بنائے اور ہم سب بھی حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق فرمائے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی غلامی کی برکت سے بہت ہی توفیق ملی شفقت اور رحمت کی۔ رأفت تو مومنین کے لئے صرف لیکن آپ غیر مومنوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق آتا ہے کہ وہ بعض احمدیوں کو اپنا رسالہ بھیجا کرتا تھا اور شدید مکفر مکذب تھا اور ان کو بل بھی بھیج دیتا تھا۔ حالانکہ انہوں نے لگوایا بھی نہیں ہوتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس اس نے شکایت کی کہ میرے پیسے نہیں دیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو لکھا کہ اس کے پیسے دو اور احسان کے طور پر کچھ زائد دے دو۔ تو جو آپ کا دشمن تھا اس کے لئے بھی آپ رحمت بنے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اپنی تصنیف سیرت مسیح موعودؑ میں لکھتے ہیں:۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ''آئینہ کمالات اسلام'' کا عربی حصہ لکھ رہے تھے۔ مولوی نورالدین صاحب کو ایک بڑا دو ورقہ اس تصنیف کا آپ نے بھجوایا کہ اس کا مولوی صاحب سے کہہ کے فارسی میں ترجمہ کروادیں۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مسودہ کہیں گم ہو گیا اور جب مولوی صاحب کو پتہ چلا کہ وہ مسودہ نہیں ہے تو بہت پریشان ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بھی بہت بے چین ہوئے کہ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا جواب دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپ گئے اور فرمایا کہ دیکھو گھبرانے کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر مسودہ لکھنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔ تو آپ اپنوں کے لئے رحمت تھے اور رأفت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی صاحب سے معذرت کی۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اتنی تکلیف پہنچی ہے، میں پسند نہیں کرتا تھا کہ آپ کو کوئی تکلیف ہو۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔ یعنی ''انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔ وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے۔ ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعتِ خالق اور خدمتِ مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں ایسے ذوق و شوق و حضورِ دل سے بجا لاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرماں برداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے''۔ ہر قوت جو اس کی ہے دل کی قوت ہے، دماغ کی قوت ہے، جسم کی، ہاتھ پاؤں کی قوت ہے۔ اپنی تمام تر قوتیں خدا کی راہ میں ڈال دیتا ہے اس طرح جس طرح کسی بیل وغیرہ کو جوت دیا جاتا ہے۔'' اور تمام لذت اس کی فرماں برداری میں ٹھہر جاتی ہے''۔ اس کو جس طرح دوسری چیزوں کی لذت آتی ہے، اس کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں یہ سب لذت ملتی ہے۔'' اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں''۔ اعمال صالحہ میں کوئی محنت اور صرف نہیں ہوتی بلکہ نیک اعمال خود اپنی ذات میں لطف دیتے ہیں۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔'' اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر متمثل کر کے دکھلائے گی''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ نمبر ۳۸۵) اس میں بہشت کے متعلق بھی یہ توہمات دور کر دیئے گئے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے؟ اس دنیا میں جو لذت خدا کے لئے آتی ہے وہی اگلی دنیا میں ان کے لئے بہشت بن جائے گی اور یہ کیا مضمون ہے، یہ بہت لطیف اور باریک مضمون ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ ایسے ہی ہو گا۔ اس دنیا میں جس کو خدا کے ذکر سے لذت آتی ہے اُس کو اُس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے لذت آئے گی اور زیادہ قریب سے ہونے کی وجہ سے وہ لذت اور بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان امور کے مطابق اعمال صالحہ کریں۔

متبنیٰ کے آباء واجداد کا اگر علم ہو تو ان کا نام تبدیل نہیں ہوگا

متبنیٰ، متبنیٰ بنانے والے کا بیٹا نہیں کہلا سکتا۔ انسان کو ان رشتوں کے تبدیل کرنے کا کوئی حق نہیں جو قانون قدرت نے بنائے ہیں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس علم وعرفان ریکارڈنگ 11 نومبر 1994ء)

سوال :: دین میں بیٹا بنالینے (Adoption) کا کیا طریق ہے؟ اور اس میں بچے اور والدین کے حقوق کی تعیین اور حفاظت کیسے کی گئی ہے؟

جواب:: قرآن کریم میں Adoption کے متعلق جو متفرق ارشادات ہیں ان کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اول Adoptent (متبنیٰ) کے باوجود جو قدرتی، طبعی رشتے ہیں ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اور خواہ کوئی کسی کو بیٹا بنالے، خواہ کسی کو بہن بھائی بنالے جو چاہیں کریں یہ ایک ظاہری دنیاوی رسم کی بات ہے۔ شرعی قواعد کی رو سے جو تعلقات انسان اور انسان کے درمیان قائم ہونے چاہئیں ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ یعنی اگر وہ بڑا ہو تو پردے کے احکام، حرمت کے احکامات، شادی بیاہ کے احکامات سارے اسی طرح قائم رہیں گے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کو بیٹا بنایا تھا اس لئے اس کی بیٹی سے شادی نہیں ہوسکتی غرضیکہ اس ضمن میں جتنے بھی احکامات کا دائرہ ہے اس سب پر یہ بات وسیع ہے۔

دوسری بات یہ کہ اس کے آباء واجداد کا اگر علم ہو تو ان کا نام تبدیل نہیں ہوگا۔ اور Adopt بے شک آپ کریں لیکن اس کا بیٹا نہیں کہلا سکتا اس کے متعلق واضح طور پر قرآن کریم کا حکم ہے کیونکہ دراصل یہ بات اسی دائرے کے اندر آتی ہے کہ تمہیں وہ رشتے تبدیل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے جو قانون قدرت نے بنائے ہیں اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص نامعلوم ہو جس کے آباء واجداد کا علم نہ ہو تو اس کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارا بھائی ہے یعنی اپنے میں سے اس کو سمجھو لیکن ساری قوم کا وہ ایک مشترک بھائی سمجھا جائے گا اس کی قوم، ذات الگ معین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ایک مومن ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔ وہ اپنے تشخص، اپنے ذاتی نام اور جہاں وہ رہتا ہے اس حوالے سے پہچانا جاسکتا ہے۔ تو یہ جو فرمایا کہ وہ تمہارا دین میں بھائی ہے اس کی ذات، اس کی قوم، سب کچھ وہی ہے مگر اس کی طرف غلط قوم یا غلط ذات منسوب نہیں کی جائے گی۔

قانون وراثت::

جہاں تک وراثت کے قانون کا تعلق ہے وہ بھی اپنی جگہ اسی طرح قائم رہتے ہیں۔ وراثت کے قانون میں ایک پہلو ایسا ہے جو کافی غور طلب ہے کیونکہ بعض رائج باتیں ایسی ہیں جو لوگوں کے خیال پر اثر انداز ہو رہی ہیں اور اس کے نتیجے میں قضائی جھگڑے بھی چل پڑتے ہیں۔ ہر انسان اپنی زندگی میں اپنے مال پر تصرف کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرطیں ہیں کہ اپنے کسی ایسے وارث کو کوئی ایسی چیز زیادہ نہیں دے سکتا جو دوسرے وارثوں کو نہ دی گئی ہو۔ یہ جو پہلو ہے یہ بہت تحقیق طلب اور غور طلب ہے کیونکہ اس میں کئی الجھنیں اور مسائل ہیں یہ جھگڑے بھی چل سکتے ہیں کہ اس نے فلاں کی تعلیم پر اتنا خرچ کیا تھا اور ہماری تعلیم پر اتنا خرچ نہیں کیا اور دوسرے اس کی ملکیت پر پابندی لگ گئی۔

سوال یہ ہے کہ وراثت کیا ہے؟ وراثت مرنے کے بعد اپنی سب ملکیت کو خدا کے سپرد کرنے کا نام ہے یا مرنے سے پہلے اس ملکیت کو بعض قوانین کے یعنی وراثت کے قوانین کے تابع کرنے کا نام ہے۔ یہ بہت بنیادی اصول ہے اس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض لوگ اپنی زندگی میں جو اپنی جائیداد کسی کو دے دیتے ہیں اس پر اعتراض اٹھائے جاتے ہیں، جھگڑے چلائے جاتے ہیں حالانکہ ذاتی طور پر میرا رجحان یہی ہے اور اس معاملے میں مجھے کبھی شک نہیں ہوا کہ ہر انسان اپنی زندگی میں اپنی جائیداد پر تصرف کا حق رکھتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کے تصرف میں یہ ثابت ہو کہ اس نے عمداً بددیانتی کے ساتھ کسی پر ظلم کرنے کی خاطر اس جائیداد کو ایسی جگہ پھینک دیا ہے کہ جو جائز حق دوسرے کا تھا وہ اس سے محروم ہوگیا مثلاً دین کے معاملے میں جب 1/3 کہا جاتا ہے تو اس صورت میں کچھ پابندیاں لازماً اس صورتحال پر اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ اول مثلاً ایک شخص اپنی بیوی بچوں کا خیال نہیں رکھتا اور غیروں کو دے دیتا ہے اور اس میں دین بھی شامل ہے تو کس حد تک دے سکتا ہے۔ اس کے متعلق 1/3 کی شرط معلوم ہوتی ہے۔ یعنی رائج ہے۔ اس کی گہری سند کیا ہے؟ قرآن نے کہاں 1/3 کی حد لگائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صورتوں میں دین کے لئے پورا بھی قبول فرمایا ہے۔ بعض صورتوں میں آدھا بھی کیا ہے تو اس پر پھر کیا شرعی فتویٰ صادر ہوگا یہ دیکھنے والی باتیں ہیں۔ پھر یہ تو فرمایا کہ اولاد کا حق چھین کر دوسرے کو نہ دو مگر یہ نہیں فرمایا کہ اولاد میں سے کسی ایک کے متعلق کہا جائے کہ تم نے اس پر اتنا خرچ کیا تھا اب چھوٹے پر بھی اتنا ہی کرو، ورنہ وراثت میں وہ حق دار ہو جائے گا۔ ایسی بحثیں احادیث میں میرے علم میں نہیں آئیں۔ اب مجھے یہ پتہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اپنے حالات کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کیا ہے کسی کو اعلیٰ تعلیم دلوائی کسی کو نسبتاً کم تعلیم دلوائی اور کئی سہولتوں میں آپ حسب حالات فرق کیا کرتے تھے اور آج کل مجلس افتاء حضرت مصلح موعود کے حوالے سے جو باتیں ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ بعض دفعہ آپ کے عمل سے متصادم ہیں یہ عمل جو جاری عمل ہے اس میں تمام اولاد گواہ ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں تھا کہ آپ نے فلاں بڑے بیٹے کو کیوں پہاڑ پر بھجوادیا یہ...... باقیوں کو کیوں نہ بھجوایا اعتراض کی کسی کو جرأت نہیں تھی۔ اگر کوئی بات کرتا تھا اور حضرت مصلح موعود تک پہنچتی تھی تو اس بات پر سخت ناراض ہوتے تھے۔

سوال یہ ہے کہ کس حد تک مالک کو اپنی زندگی کے دوران جس میں خدا نے اس کو مالک بنایا ہے اس کی ملکیت کے حق اور تصرف سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ اگر براہ راست اولاد موجود ہو اور ایک متبنیٰ کو جس کو اس نے بیٹا بنایا ہوا ہے مثلاً اس کو وہ سب کچھ دے جائے تو یہ ظاہر بات ہے کہ بدنیتی اور شریعت کے جو حقوق اس پر مرنے کے بعد عائد ہوتے ہیں ان سے گریز کی شکل ہے اس لئے یہ مسئلہ اٹھ سکتا ہے لیکن کس حد تک وہ زندگی میں کسی غیر کو دے سکتا ہے یا نہیں دے سکتا یہ ایک ساری زندگی کا جاری کھیل ہے اس میں دخل اندازی کا حق اگر قضاء کو دیا جائے تو بہت بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے جن کا حل ممکن ہی نہیں۔ ساری زندگی کے اس کے حسابات دیکھے جائیں گے اس نے فلاں وقت کسی کو کیا تحفہ دیا تھا فلاں وقت کتنا دیا تھا دین کو جو پیسہ دیا اس کا ٹوٹل کتنا بنتا ہے اور پیچھے اس نے کتنا چھوڑا یہ ایسے جھگڑے ہیں جو استنباط در استنباط ہوتے ہوتے ایک ایسا مخمصہ بن جائیں گے کہ ان کا پھر کوئی حل نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ فیصلے قضاء کو نہیں دارالافتاء کو زیادہ کھلی سوچ کے ساتھ یہ فیصلے کرنے ہیں اور کھلی سوچ کا مطلب یہ ہے کہ بعض دفعہ وہ قرآن کریم کے واضح منطوق کو چھوڑ کر بعض ایسی احادیث کی طرف چلے جاتے ہیں جن کے حالات کی تفصیل موجود نہیں ہے کہ کیوں آنحضورؐ نے یہ فیصلہ فرمایا اور پھر وہ فیصلہ ایک ایسی بزرگ ہستی کے طور پر تھا کہ جس سے یہ مشورہ مانگا گیا اور یہ آپ نے دے دیا یا ایک شرعی فتوے کے طور پر اسے جاری فرمایا ہے یہ سارے ایسے دائرے ہیں جن میں ابہام پایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں قرآن کریم سے سند نہ ملے اور احادیث کے ایسے دائرے میں داخل ہوں جن کا بعض قرآن کے عمومی اصولوں سے تصادم ہو تو یہ بحث ضرور اٹھنی چاہئے کہ بعض اصولوں سے تصادم ہے کہ نہیں یا عمومی تعلیم سے کوئی تصادم دکھائی دیتا ہے کہ نہیں اگر دکھائی دے تو پھر اس حدیث کی چھان بین زیادہ تحقیق، احتیاط سے ضروری ہے اور اگر کوئی تصادم نہ ہو اور بعینہٖ قرآن کی تعلیم کے مطابق ہے تو پھر تو وہ حدیث نہ بھی ہوتی تو عقل سلیم اس مومن کی یہی فتویٰ دیتی پھر اس حدیث کو رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں چاہے کمزور بھی ہو ایسی صورت میں حضرت مسیح موعودؑ احترام کے تقاضے کے پیش نظر فرمایا کرتے تھے کہ بے شک قبول کرلو کوئی حرج نہیں۔

چونکہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے اس لئے یہ بحث چھیڑنی ضروری ہے کہ جب تک یہ فیصلہ نہ ہو کہ اپنی زندگی میں ایک انسان کو کس حد تک تصرفات کا حق ہے اس وقت تک یہ فیصلہ مشکل ہے کہ جس کو اس نے اپنا کہہ کے پالا اور اپنا براہ راست کوئی وارث اور موجود نہیں ہے اپنی زندگی میں وہ اس کو کس حد تک دے سکتا ہے؟ کیوں 1/3 سے زائد نہیں دے سکتا؟ ہاں جب وہ مر جائے گا تو پھر جو بھی اس کا چھوڑا ہوا ہے اس پر ترکے کا اصول چلے گا کہ 1/3 کی وصیت غیر کے لئے بھی کرسکتا ہے اور باقی جتنے ورثاء موجود ہیں قانون کی رو سے ان میں از خود قضاء فیصلہ کرے گی اور ان میں تقسیم کردے گی اس لئے یہ بہت الجھا ہوا سوال ہے اس سے پہلے کچھ اور الجھے ہوئے سوال ہیں جو حل کرنے ضروری ہیں ان کے بغیر ہم صحیح نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔

پوتے کی میراث::

اب دادا پوتا کا جو مسئلہ ہے اس کی بنیاد دراصل اسی سوال پر ہے۔ بہت لمبی بحثیں ہوئی ہیں ہمارے ہاں مجلس افتاء میں، دیگر کمیٹیوں میں، سب جگہ، لیکن ایک بات وہ بھول جاتے ہیں کہ جب آپ یہ کہیں کہ زندگی میں کسی کا بیٹا فوت ہوگا اور اس کے بعد اس شخص نے موقع ملنے کے باوجود پوتوں کو نہیں دیا تو آپ جب پوتوں کو زبردستی دلوائیں گے تو سوال یہ ہے کہ ماں سے زیادہ چاہے پھپھا کٹنی کہلائے، جس کا جوان بیٹا تھا آنکھوں کے سامنے فوت ہوا اس کو اولاد پر رحم نہیں آرہا کیا وجہ ہے؟ اگر یہ سوال زندگی میں اٹھے اور پوتوں کی طرف سے اٹھے کہ ہمارے جائز حقوق فلاں وجہ سے نہیں دے رہا، چچا اس میں دخل انداز ہیں تو ایک اور مسئلہ ہے پھر لیکن اگر یہ سوال نہیں اٹھتا اور وہ اپنے مرحوم بیٹے کے بچوں کے حق میں وصیت نہیں کرتا تو از خود کیسے مل جائے گا کیونکہ بنیادی اصول یہی ہے کہ تقسیم مرنے کے بعد ہوتی ہے زندگی میں نہیں ہوتی۔ اور زندگی میں انسان مالک ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ نے اسی اصول کے پیش نظر اس بات میں سختی کی ہے کہ اگر ایک دفعہ آپ نے یہ تسلیم کرلیا کہ ایک انسان اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا مالک نہیں ہے اور اولاد کو یا دوسروں کو Dictate کرنے کا حق ہے تو پھر اس کا نظام ملکیت سارا درہم برہم ہو جائے گا۔ انکم ٹیکس انسپکٹر کے طور پر ہر وقت اس

پر بٹھائے جاسکتے ہیں کہ تمہاری کتنی آمد ہوئی تھی تم نے فلاں کو کتنا دیا فلاں کو کتنا دیا ہر ایک کی زندگی عذاب بن جائے گی اس لئے چند پوتوں پر رحم کی خاطر نظام نہیں تبدیل کیا جاسکتا نظام میں دخل اندازی مسئلے حل کم کرے گی اور مسائل زیادہ اٹھائے گی۔

یہ بہت اہم سوال ہے، ملکیت کا سوال پہلے طے ہونے والا ہے کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا مالک ہے خدا کو براہ راست جوابدہ ہے کہ نہیں مرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے دیکھنا اگر اس نے وصیت کی ہو اور ٹھیک نہ ہو تو قوم کو پھر حق ہے کہ اس میں دخل اندازی کر کے خدا کی وصیت کے مطابق کر دے زندگی میں مجھے کہیں نظر نہیں آیا قرآن کریم کا کوئی حکم کہ اس نے خرچ کیا ہو اور قوم اس میں دخل دے اور اس کو ٹھیک کروائے اس لئے کہ اس کے مال کا تصرف بھی ان اعمال میں سے ہے جس میں اس کو Option ہے۔ اور جس میں وہ خدا کے حضور جوابدہ ہے اس لئے میں یہ نہیں کہہ رہا وہ لازماً جو کچھ بھی کرے اسے کھلی چھٹی ہے زندگی میں جو فیصلے کرتا ہے وہ ان کا ذمہ دار ہے خدا کے حضور خود جوابدہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کے اس تصرف کے حق میں جس میں اس کی جوابدہی قائم ہے زبردستی دخل دیا جائے سوائے اس کے کہ قطعی طور پر بعض واضح احکامات کی خلاف ورزی کر رہا ہو۔ جو زندگی سے تعلق رکھتے ہوں نہ کہ مرنے کے بعد سے یہ فرق کرنا پڑے گا۔ زندگی میں جو اس کے احکامات ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تم یہ نہیں کر سکتے اور یہ کر سکتے ہو اس میں اگر دخل اندازی وہ غلط کرتا ہے تو کیا قوم یا قضا کو اس میں دخل اندازی کا حق ہے کہ نہیں۔ بعض صورتوں میں ہوسکتا ہے جہاں بعض کی حق تلفی ہوئی ہو اور وہ حق تلفی کا دعویدار ہو جائے۔

سوال یہ ہے کہ بچوں اور دور کے ورثاء کو زندگی میں یہ حق ہے کہ اپنے باپ پر مقدمے کر کے اس سے زبردستی چھینیں۔ یہ تو ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کو اس کی گردن پہ ہاتھ ڈال کر باپ کے سپرد فرما دیا کہ جو کچھ تم اور جو کچھ تمہارا ہے وہ اس کا ہے۔ اس کے برعکس مجھے کبھی یہ شکل نظر نہیں آئی کہ باپ کو گریبان سے پکڑ کر بیٹے کے سپرد کر دیا گیا ہو کہ جو کچھ تمہارا ہے وہ تو تمہارا ہے ہی اور تم بھی سب اسکے ہو تو یہ باتیں بھول جاتے ہیں بعض احادیث قطعی اور واضح ہیں اور بعض قرآن کے واضح اصول ہیں جب تک ان کے ذریعے ملکیت کا تصور یعنی کس حد تک خدا زندگی میں کسی کو مالک بناتا ہے اور اس کی ملکیت میں کسی کو کس حد تک دخل اندازی کا حق ہے یہ فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک یہ سارے معاملے الجھے رہیں گے اور غلط فیصلے ہوتے چلے جائیں گے۔

پھر زندگی اور موت کے درمیان ملکیت کا فرق کرنا پڑے گا۔ موت کے بعد بھی ملکیت کا کچھ اثر آگے چلتا ہے اور باقی خدا کے حکم کے تابع تقسیم ہوتا ہے خدا کا ملکیت کا جو آخری کامل تصور ہے وہ وہاں عمل دکھاتا ہے تو یہ ساری باتیں جب تک طے نہ ہوں ہم Adopted son کے متعلق بھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔

میرے نزدیک تو یعنی ذاتی طور پر جو میرا رجحان ہے یہ فتویٰ نہیں ایک شخص اگر اپنے مال کا مالک ہے اگر اس کے متعلق کوئی بدنیتی کسی کے خلاف ثابت نہ ہو اور وہ طبعاً اپنے ایسے شخص کو جو اس کے ساتھ محبت کا تعلق رکھتا ہو اس کی خدمت کرتا ہو اس کے گھر کا ایک جزو بنا ہوا ہو اپنی زندگی میں کچھ دے جاتا ہے کس حد تک دے جاتا ہے یہ فیصلہ کرنا اس کا کام ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس کے رستے میں روک ڈالی جائے۔

سوال :: ایک مسلم حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں کو کس حد تک آزادی ہوتی ہے؟ مثلاً وہ قانونی طور پر اسلامی ملک میں رہتے ہوئے شراب پی سکتا ہے؟

جواب۔ یہ جو فیصلہ ہے اس کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ شرعی احکام کیا ہیں اگر قرآن کریم نے یہ تسلیم کیا ہو اور یہود اور عیسائیوں کو یہ حق دیا ہو کہ تم اپنی شریعت کے مطابق جو چاہو کرو لیکن شریعت پہ عمل کرو تو پھر کس کو حق ہے کہ ان کی شریعت میں اگر کسی چیز کو جائز قرار دیا ہے تو اس کو اپنی شریعت کے تابع حرام قرار دے دے۔ قرآن نے یہ حق دیا ہے اور قطعی طور پر دیا ہے۔ ایک طرف کہتا ہے کہ تم اپنے قول اور فعل میں سے تضاد دور کرو جس چیز پر ایمان لاتے ہو اس پر عمل کرو اور اس کتاب کو تم مانو جس کو تم کہتے ہو کہ خدا کی کتاب ہے اور پھر دوسری طرف سے وہ حق چھین لے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے ایک یہ اصول ہے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی بات جو شریعت کے ہاں قطعی طور پر ناجائز ہو اور بعد کے رواج میں داخل ہوگئی ہو اور وہ انسانی حقوق سے متصادم ہو اس صورت میں قانون ساز اداروں کو ایسا قانون بنانا ہوگا جو شریعت کے حوالے سے نہیں بلکہ انسانی حقوق کے حوالے سے بنانا ہوگا اور اس میں مسلمان، سکھ، ہندو عیسائی سارے برابر کے شریک ہوں گے۔ یہ انصاف کی اعلیٰ تعلیم ہے جو قرآن نے دی ہے اس کے مطابق ہوگا مگر شریعت کے حوالے سے کسی چیز کو دوسرے پر نافذ کرنا یہ جائز نہیں۔

اب بہت سے ایسے جرائم ہیں جو سب شریعتوں میں حرام ہیں۔ اس لئے یہ تصادم کا تصور پیدا کرنا ہی بیہودہ اور لغو کوشش ہے مثلاً جھوٹ منع ہے بدکاری منع ہے ہر قسم کے ایسے افعال جو عرف عام میں ناپسندیدہ کہلاتے ہیں اور منکرات میں ہیں وہ تقریباً دنیا کی سب شریعتوں میں حرام ہیں۔ مثلاً بدکاری ہے اس کے حلال ہونے کا کسی شریعت میں تصور میرے علم میں نہیں ہے لیکن سزائیں مختلف ہوسکتی ہیں ایسی صورت میں قرآن کے حوالے سے نہیں بلکہ بعض بدیوں کو دور کرنے کی خاطر جو سب شریعتوں میں مشترکہ طور پر تسلیم شدہ بدیاں ہیں قانون سازی ہوسکتی ہے۔ لیکن جہاں حد کا معاملہ ہے یہ بحث اٹھے گی کہ حد کس پر لگے گی اس کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما چکے ہیں اور بارہا فرما چکے ہیں۔ اس لئے اس بحث کو اٹھانا کسی شخص کا حق ہی نہیں ہے۔ میثاق مدینہ کی رو سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم میں جس میں ہر قسم کے مذہب کے لوگ اور قومیں بستی تھیں مدینے میں ایک قسم کا صدارتی حق حاصل ہو چکا تھا اور عدلیہ کا بھی آخر حق آپ کو تھا چنانچہ اسکو سب نے تسلیم کیا اور یہودی بھی اپنے جھگڑے لے کر آتے رہے اور عیسائی بھی اور مشرکین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ ان کے سامنے تین امکانات رکھتے تھے Options کہنا چاہئے۔ یعنی ان کے لئے تین قسم کے اختیارات تھے اول یہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں اس شریعت کے مطابق فیصلہ کروں جو مجھ پر نازل ہوئی تو یہ بھی ہوسکتا ہے لیکن تمہاری مرضی کے بعد اسکے بغیر نہیں۔ دوسرا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری شریعت کے مطابق جس کو تم سچا مانتے ہو فیصلہ کیا جائے تو یہ بھی درست ہے یہ بھی ہوسکتا ہے اور اگر تم چاہتے ہو کہ رواج کے مطابق ہو تو وہ بھی ہوسکتا ہے۔ اتنی Options دیتے تھے اور اس کے بعد جس نے جو Option اختیار کی اس پر سختی سے عمل درآمد ہوتا تھا۔ اختیار ماننے کے بعد کوئی یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ثالثی کروالی جائے اور جو ثالثی کا رواج ہے اس کے مطابق کروایا جائے۔ چنانچہ وہ جو یہود کے قتل عام کا حکم ہوا تھا وہ یہود کے خود منہ مانگے طریق کے مطابق فیصلہ ہوا تھا انہوں نے ایک طریق پہلے تجویز کیا اسکے مطابق وہ جو بائبل کے قانون کی رو سے تھا پھر یہ بھی مانگا کہ ثالث ہو اور آپ نہ ہوں فیصلہ کرنے والے اور وہ ہو جو ہمیں قبول ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری شرطیں قبول کرلیں اور ان کے پسند کے ثالث نے ان کی شریعت کے مطابق ان کے قتل عام کا حکم دیا تو شریعت کے نام پر دنیا کو جو مذہب کی آزادی کا حق قرآن کریم نے دیا ہے اس میں دخل اندازی شریعت کے خلاف ہے یہ بنیادی اصول ہے اور جہاں تک حقوق انسانی کا تعلق ہے ایک عام مسئلہ جس میں ہندو مسلم سکھ...... اور یہودی عیسائی وغیرہ کی تفریق نہیں ہوتی بلکہ دنیا کی ہر حکومت ان معاملات میں قانون سازی کرتی ہے اس حق عامہ کو استعمال کرتے ہوئے انسانی سیاسی حق کو استعمال کرتے ہوئے حکومت قانون سازی کر سکتی ہے لیکن اس میں لازماً شرط یہ ہوگی کہ شریعت کے حوالے کے بغیر کرے حقوق انسانی کے حوالے سے کرے اور پھر سب پر اس کا برابر اطلاق ہو اس طرح نظام عدل تو ایک ہی رہے گا۔ ہر شخص کو اس کا بنیادی حق حاصل ہے جو خدا نے دیا ہے کہ تمہیں اپنے مذہب کی پیروی کا حق حاصل ہے اور ہر شخص مذہب کے معاملے میں، اس پر عمل درآمد کے معاملے میں آزاد ہے اور جو بھی تمہارا اولی الامر ہے وہ فیصلے کرے اس کی اتباع کرو۔ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل کے ساتھ کرو) اولوالامر پابند ہے اس بات کا کہ عدل سے ہٹکر فیصلہ نہیں کرسکتا تو پھر عدل الگ الگ کیسے ہوگیا۔ عدل ایک ہی ہے اور عدل کے تقاضے ہیں یہ۔ عدل کے تابع قانون الگ الگ ہو سکتے ہیں عدل نہیں بدل سکتا۔ عدل اگر نہ ہوتا تو یہ حق کیسے دیتے؟

سوال :: شیطان کو خدا تعالیٰ نے ناری صفت عطا کی تو پھر کیا روز محشر اس کو آگ میں ڈالنا کچھ اس کے لئے سزا ہوگی۔؟

جواب:: ناری صفت سے کیا مراد ہے؟ کیا وہ ظاہری آگ سے پیدا کیا گیا ہے؟ نہیں۔ تو پھر کیا انسان ناری صفات نہیں ہوتے؟ تو پھر ان کو آگ میں ڈالنے کا سوال کیوں نہیں اٹھتا؟ اگر وہ ظاہر آگ سے بنا ہوا ہے تو جب کسی کے پاس آئے اس کو بھڑک اٹھنا چاہئے، اس کو آگ لگ جائے وہ ختم ہو جائے۔ پھر آزمائش کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو شیطان کی آگ جہاں بھی داخل ہوگی اس کو بھسم کردے گی، تو وہ آگ اور ہے۔ وہ باغیانہ رجحانات کی آگ ہے، بھڑک اٹھنے کی آگ ہے، ظلم کی آگ ہے جو انسان میں بھی ہوتی ہے اس کے باوجود اس کا علاج آگ ہی ہے۔ ☆☆

بقیہ صفحہ :: 16

اللہ کے فضل سے امسال 1340 احباب جماعت مرد و زن اور 330 مہمانان شامل ہوئے۔ جن میں ملک کے وزیر اعظم، وزیر خارجہ، وزیر تعلیم، وزیر محنت، چین کے سفیر، ڈپٹی ہائی کمشنر ملائیشیا، فرانس اور آسٹریلیا ہائی کمیشن کے فرسٹ سیکرٹری، ریڈ کراس کی چیئرمین، ہیومن رائٹس کی چیئرمین، فجی وومن کرائسز کی چیئرمین انٹر فیتھ کے نمائندگان، مختلف مذہبی تنظیموں کے سربراہ اور ان کے نمائندوں نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کی کوریج::

امسال کے جلسہ سالانہ کی کامیابی کو پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا نے خوب سراہا۔ ملکی اخبارات ریڈیو ٹی وی کے نمائندگان اور وزارتِ اطلاعات و نشریات کی ٹیم جلسہ سالانہ کی کوریج کے لئے دونوں دن مسجد فضل عمر میں تشریف لاتی رہی۔ مقامی ٹی وی پر نشر ہونے والے دو ہفتہ وار ہندی پروگرام ''جھروکہ'' اور ''ستارہ'' نے بھی جلسہ سالانہ کے دستاویزی پروگرام تیار کئے۔ مشہور و معروف اخبار نے جلسہ سالانہ میں وزیر اعظم کی شمولیت کو سراہا اور جماعت احمدیہ کی اخلاقی و تبلیغی اور رفاحی کوششوں کا جلی سرخیوں میں تذکرہ کیا۔ ڈیلی پوسٹ نے مکرم امیر صاحب کا ایک سپیشل انٹرویو لیا جو 17 جنوری 2003 کے اخبار میں شائع ہوا۔ اللہ ہم سب کو حقیقی معنوں میں دین اسلام کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ☆☆

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

صوبہ ہریانہ واترانچل میں

تعلیمی و تبلیغی و سماجی سرگرمیاں

تقریر مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ ہریانہ واترانچل برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2002ء

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔

قابل احترام صدر صاحب اور معزز سامعین!! خاکسار کو حکم ہوا ہے کہ ہریانہ واترانچل میں ہماری تبلیغی وتربیتی مساعی کے متعلق اختصار سے کچھ آپ کی خدمت میں عرض کروں۔

سامعین کرام! سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا ابراہیم قرار دیا ہے۔ اور آپ کو روحانی پرندوں کو تربیت دینے اور ان کو سدھانے کے عظیم الشان قرآنی اصول سمجھائے ہیں اور آپ ہی ہیں جن پر علم وحکمت اور موعظہ حسنہ کے خزانے لٹائے گئے ہیں۔ چنانچہ اسی سنت کے مطابق آج کے اس دور میں ہمارے پیارے امام امیر المؤمنین حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روحانی پرندوں کی تربیت کرکے انہیں آستانہ الٰہی پر جھکانے اور خدا کی محبت اور اس کی معرفت ان کے دلوں میں بھرنے میں دن رات مصروف ہیں۔

سامعین کرام! جہاں تک پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے نومبائعین کا تعلق ہے یہ تمام علاقہ تقسیم ملک کے بعد مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا تھا ہریانہ کے وہ دیہات جہاں سینکڑوں نہیں ہزاروں مسلمان رہتے تھے ان کا کثیر حصہ پاکستان منتقل ہو گیا تھا۔ بلکہ بعض دیہات تو ایسے ہیں جن میں ایک بھی مسلمان موجود نہیں۔ جہاں تک ان مسلمانوں کا تعلق ہے جو اکا دکا دیہاتوں میں رہ گئے تھے ان کی بھی بڑی عجیب داستان ہے ان میں سے بہت سے بزرگ ہمیں اپنے پڑوسی غیر مسلم بھائیوں کی فراخدلی اور ہمدردی کی باتیں آج بھی سناتے ہیں کہ گاؤں کے غیر مسلم بھائیوں نے بلوائیوں کے آگے کھڑے ہو کر کس طرح ان کی جانیں بچائی تھیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ تم ان مسلمانوں کو جو یہاں رہ گئے ہیں ہمارے ہوتے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے ساتھ رہیں گے۔ چنانچہ چند مسلمان بھائی جو دیہاتوں میں رہ گئے تھے وہ اسی ماحول میں پلے بڑھے ماحول کے مطابق ان کے نام لباس اور طور طریقے بدل گئے۔ تقسیم ملک کے بعد ان کو اسلام سکھانے والا کوئی نہیں رہا۔ وہ نماز روزہ اور مسلمانوں کے سب طریقے بھول گئے۔ ہاں اتنا ضرور تھا کہ وہ نکاح کے وقت یا جنازہ کے وقت کسی مولوی کی تلاش ضرور کرتے تھے۔ ان کی اس ضرورت کو محسوس کر کے تقسیم ملک کے ایک دہائی کے بعد ہی ہریانہ کے دیہاتوں میں ہریانہ کے ملحقہ یوپی کے اضلاع سہارنپور۔ مظفر نگر۔ میرٹھ وغیرہ کے تجارتی ملاں گھومنے پھرنے لگے۔ یہ لوگ اجرت لے کر مسلمانوں کے نکاح اور جنازے پڑھاتے بعض بدعتی رسوم چہلم وغیرہ کرواتے اور اس کے عوض میں ہر چھ ماہ بعد فصل کا حصہ بھی وصول کرتے۔ آہستہ آہستہ یہ ملاں اس قدر تجارتی ہو گئے کہ انہوں نے گاؤں کی بعض ویران مسجدوں پر قبضہ جما کر وہاں بجائے نماز روزہ سکھانے کے گنڈے تعویذ کرنے کا کاروبار شروع کر دیا۔ اس سے انہوں نے مسلمانوں کو تو لوٹا ہی ہندوؤں کو بھی لوٹنا شروع کر دیا۔ اس طرح گویا ان مساجد میں قرآن مجید کی تعلیم دینے کی بجائے نعوذ باللہ قرآن مجید کو تجارت کے طور پر استعمال کیا جانے لگا اور معصوم اور غریب مسلمانوں سے ایک تعویذ کے سینکڑوں نہیں بلکہ بعض دفعہ ہزاروں روپیہ تک وصول کئے جانے لگے۔

یہ تو وہ دیوبندی ملاں تھے دوسری طرف بریلوی ملاؤں نے مسجدوں کو چھوڑ کر قبروں کو تلاش کیا اور تجارت کی خاطر قبروں پر ڈیرے ڈال لئے اس طرح ایک طرف تو انہوں نے مسلمانوں کے سر قبر پر جھکا کر ان سے نذرانے وصول کئے تو دوسری طرف ان قبروں پر بیٹھ کر ان کے لئے تعویذ گنڈے بنوا کر ان سے بھاری بھرکم رقمیں وصول کیں۔ اس طرح یہ ملا شرک کے اڈے بنا کر دونوں ہاتھوں سے اپنی جھولیاں بھرنے لگے۔

ہریانہ کے عمر رسیدہ اور معصوم مسلمانوں کا اپنی نسلوں پر بس اتنا احسان ضرور ہے کہ وہ اپنی نسلوں کو یہ سمجھا کر خدا کے حضور حاضر ہوئے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور جو بھی مسلمان مولوی یا حافظ آئے اس کی قدر کریں اور ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی نسلوں کو امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں بھی بتایا تھا۔

چنانچہ ہمارے معلمین ومبلغین کرام جب وہاں پہنچے تو ان میں سے بہتوں نے بتایا کہ ہمارے بزرگوں نے ان کو امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ضرور بتایا ہے۔ بس یہی وہ ایک چنگاری تھی جو ڈھیر ساری راکھ کے نیچے آہستہ آہستہ اس وقت تک سلگتی رہی کہ امام ہمام سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ وہ ان معصوم بے سہارا مسلمانوں کی طرف توجہ فرمائیں اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ "عصابة تغزوا الهند وهی تکون مع المهدی اسمه احمد" (رواہ البخاری فی تاریخہ کبیر) کہ امام مہدی علیہ السلام کی ایک جماعت ہندوستان میں روحانی جہاد میں مصروف ہوگی۔

چنانچہ ہریانہ میں یہ روحانی جہاد نہایت سرگرمی سے اس وقت شروع ہوا جب کہ ۱۹۹۴ء سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو بیعتوں کا ٹارگیٹ دینا شروع فرمایا۔ قبل اس کے کہ ہریانہ کی تبلیغی مساعی کے تعلق میں کچھ عرض کروں یہ بتانا ضروری ہے کہ صوبہ ہریانہ پنجاب کے صوبے سے کٹ کر ۱۹۶۴ء سے الگ سے ایک صوبہ بنا۔ جس کی آبادی اس وقت ایک کروڑ نوے لاکھ ہے اور ۱۹ اضلاع ہیں۔ ان میں مسلمان صرف پانچ سے سات فیصد تک ہی ہیں۔ اور زیادہ مسلمان میوات کے اضلاع گڑگاؤں، فرید آباد اور ریواڑی وغیرہ میں آباد ہیں جو نوے فیصد ہیں جو نوے فیصد انپڑھ ہیں۔ ایسے حالات میں بفضلہ تعالیٰ اس صوبے میں کام شروع ہوا۔

بیعتیں اور نظام: چنانچہ ۱۹۹۴ء سے لے کر ۲۰۰۲ء تک کل پونے دو لاکھ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

☆ اس وقت ہریانہ میں ۱۷۵ جماعتیں قائم ہیں۔ جن میں سے اکثر میں نظام جماعت قائم ہے۔

☆ انتظامی اعتبار سے اس صوبے کو پانچ زونوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱) **کرنال زون**: اس زون میں کرنال، پانی پت، سونی پت، فرید آباد، گڑگاؤں کے اضلاع شامل ہیں۔ اس زون کے انچارج مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی ہیں اور آپ کے ساتھ مکرم بشیر صاحب، مکرم فیاض صاحب اور مکرم ماجد صاحب خدمت بجالا رہے ہیں۔

۲) **یمنا نگر زون**: اس میں کروکشیتر، انبالہ، یمنانگر، پنچکولا کے اضلاع شامل ہیں۔ اس زون کے انچارج مکرم منیر احمد خان صاحب ہیں آپ کے ساتھ مکرم بشارت احمد صاحب امروہی، اور مکرم عارف صاحب اور مکرم فرید صاحب خدمت بجالا رہے ہیں۔

۳) **جیند زون**: اس میں ضلع جیند اور روہتک شامل ہیں۔ اس زون کے انچارج مکرم طاہر احمد طارق ہیں۔ آپ کے ساتھ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب مکرم ہوا سنگھ صاحب، مکرم انجاز صاحب، مکرم صداقت صاحب اور مکرم عبد المومن صاحب ہیں۔

۴) **حصار زون**: اس زون میں ضلع حصار، کیتھل، فتح آباد اور سرسا کی جماعتیں شامل ہیں۔ اس زون کے انچارج مکرم ایوب صاحب ہیں۔ آپ کے ساتھ مکرم فرمان صاحب مکرم ٹی ریاض صاحب مکرم برکات صاحب مکرم سنیل صاحب مکرم حنیف خان صاحب، مکرم صادق صاحب ہیں۔

۵) **بھوانی زون**: اس زون میں بھوانی، جھجر، ریواڑی اور مہندر گڑھ کے اضلاع شامل ہیں۔ ان کے انچارج مکرم رفیق خان صاحب ہیں آپ کے ساتھ مکرم داؤد صاحب، مکرم وزیر الدین صاحب مکرم قاسم صاحب مکرم یاسین صاحب مکرم وسیم صاحب خدمت بجالا رہے ہیں۔

تعمیراتی کام:

جماعت کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اب تک پانچ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کی ہے۔ یعنی اسماعیل آباد، کرنال، جیند، لون اور حسن گڑھ ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ دنود گاؤں میں ایک پرانی مسجد کی مرمت کی گئی اس طرح ایک گاؤں میں قبرستان کی تار بندی اور گیٹ لگوایا گیا۔ الحمد للہ ان سینٹروں میں نمازوں اور تربیت کا کام جاری ہے۔

☆ بفضلہ تعالیٰ ہریانہ میں اس وقت چھبیس مبلغین و معلمین کرام خدمت بجالا رہے ہیں۔ جو اپنے متعین مقامات کے علاوہ ارد گرد کے کم از کم چھ دیہاتوں کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کو بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اور ان جگہوں پر نظام جماعت کے قیام اور وصولی چندہ جات کی ذمہ داری بھی ادا کرتے ہیں۔

☆ عرصہ چار سال سے ہریانہ میں اطفال اور ناصرات کے دینی امتحان لئے جا رہے ہیں۔ جن میں ان کو مکمل باترجمہ نماز دینی معلومات تاریخ اسلام اور احمدیت اور سادہ قرآن سکھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور ان کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ امسال ۲۷۸ بچوں اور بچیوں نے دینی امتحان میں حصہ لیا تھا جن میں سے اول دوم سوم کو سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و لجنہ کے موقعہ پر انعامات دئے گئے۔ اسی طرح بڑی عمر کے لوگوں کے الگ امتحان شروع کئے گئے جن کو اے گروپ کا نام دیا گیا ہے۔ امسال امتحان کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی کے ہندی ترجمے کا پہلا سوال مقرر کیا گیا ہے۔ یہ امتحان عنقریب ہوگا۔

☆ علاوہ اس کے تین سالوں سے مرکز احمدیت قادیان میں پنجاب ہریانہ اور ہماچل کے میٹرک اور مڈل پاس طلباء کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگ رہی

ہے۔اس میں لڑکے لڑکیاں دونوں شامل ہوتے ہیں۔ اور پندرہ یوم تک نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یہ تربیتی کلاس لگتی ہے۔ ہر سال اس کلاس کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔امسال ہریانہ سے ۸۲ طلباء و طالبات اس پندرہ روزہ کلاس میں شریک ہوئے۔اس کلاس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس میں شامل ہونے والے بعض نوجوان پھر جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ اس وقت ہریانہ کے ۲۷ بچے جامعۃ المبشرین میں ۲ جامعہ احمدیہ میں اور ایک حفظ کلاس میں ہے۔

☆ ہریانہ میں اب تک پیشوایان مذاہب کے تین جلسے اسماعیل آباد، جیند اور کرنال میں منعقد کئے جا چکے ہیں۔

☆ دو مرتبہ خدام الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔جن میں ایک ہزار سے زائد خدام و اطفال نے علمی دینی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔خود ہی پروگرام ترتیب دئے۔ ڈیوٹیاں دیں۔ الحمد للہ کہ یہ اجتماعات نہایت کامیاب رہے۔ اس موقعہ پر تربیتی کیمپ بھی لگائے گئے۔ان اجتماعات اور تربیتی کیمپوں کا یہ فائدہ ہوا کہ نومبائعین کے اندر دینی خدمات سرانجام دینے اور ڈیوٹیاں دینے کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ اوران کی خدمات دیکھ کر بعض دفعہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ پرانے احمدیوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔

☆ الحمد للہ کہ ہریانہ میں لجنہ کے اجتماعات زونل سطح پر منعقد ہو چکے ہیں۔

مجلس شوریٰ:

ہریانہ میں بفضلہٖ تعالیٰ ۱۹۹۶ء سے مجلس شوریٰ کا سلسلہ جاری ہے۔جس میں تمام صدر صاحبان اور مبلغین و معلمین کرام شمولیت فرماتے ہیں۔ مرکز سے بھی حسب توفیق مرکزی بزرگان اس میں شمولیت فرماتے ہیں۔

مرکزی اجتماعات میں شمولیت:

الحمد للہ کہ سال ۱۹۹۸ سے ہریانہ کے خدام واطفال لجنہ و ناصرات مرکزی اجتماعات میں شمولیت فرما رہے ہیں۔ ہریانہ کی ٹیمیں خاص طور پر اجتماع کے موقعہ پر دل کش اور جاذبیت اور اجتماع کی رونق کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ان میں والی بال اور کبڈی کی ٹیمیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ امسال چونکہ بھاری تعداد میں ہریانہ پنجاب اترانچل اور ہماچل سے خدام آئے تھے اس لئے ان صوبہ جات کے نومبائعین کے الگ سے اجتماعات بھی کروائے گئے۔اس سال اترانچل کے خدام الاحمدیہ اور اطفال اور لجنہ کو بھی اجتماع میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ کہ بہت سے حصہ لینے والوں نے انعامات بھی حاصل کئے۔

جلسہ سالانہ:

ہریانہ سے پہلی بار ۱۹۹۴ میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۹۹۴ میں صرف ۷ افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ ۱۹۹۵ میں یہ تعداد ۴۰ ہو گئی۔ پھر یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئی اور امسال بفضلہٖ تعالیٰ دس ہزار مہمان ہریانہ سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جلسہ سالانہ سے قبل غیر احمدی ملاں احباب کو جلسے پر آنے سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور حتی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ لوگ قادیان نہ جائیں۔

☆ مرکز سے ہندی زبان میں رسالہ راہ ایمان چھپنے کی وجہ سے ہریانہ کے نومبائعین کو خاص فائدہ ہوا ہے۔ مرکز کے اعلانات اور دینی مضامین سے آگاہ ہو رہے ہیں۔

خدمت خلق:

الحمد للہ کہ ہریانہ میں ہمیں مختلف جگہوں پر میڈیکل کیمپ اور ختنہ وغیرہ کے کیمپ لگانے کے مواقع ملے ہیں۔جس میں قادیان کے ڈاکٹر صاحبان بالخصوص مکرم ڈاکٹر طارق صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال قادیان کا بہت تعاون حاصل رہا ہے۔ علاوہ اس کے ہسپتالوں میں عید کے موقع پر پھل تقسیم کئے جاتے ہیں۔عید کے موقعہ پر غرباء کو عیدی وغیرہ بھی دی جاتی ہے۔عید کے علاوہ بعض غرباء بیوگان اور یتامیٰ کے وظائف اور نادار طلباء کی پڑھائی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں:

ہریانہ میں بفضلہٖ تعالیٰ کرنال ، جیند ، سنگھپورہ، بھوانی اور بعض جگہوں پر ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

چندہ جات:

الحمد للہ کہ ہریانہ کے نومبائعین باوجود یہ کہ ان میں سے اکثریت غرباء پر مشتمل ہے چندہ جات میں باقاعدگی سے حصہ لے رہے ہیں۔ حالانکہ ملک کے بعض مخصوص حالات اور سوکھے کا خاص اثر ہریانہ پر بھی پڑا ہے۔ پھر بھی ان کی مالی قربانی اور اخلاص میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ الحمد للہ کہ ہریانہ سے سالانہ ایک لاکھ روپیہ چندہ وصول ہو رہا ہے۔امید ہے اس سال یہ چندہ ایک لاکھ روپے سے بڑھ جائے گا۔ الحمد للہ اس کے علاوہ احباب صدقۃ الفطر اور دیگر طوعی چندوں سے جیسے مسجد ماڈرن کے چندہ میں حصہ لیتے ہیں۔ امسال احباب نے حضور انور کی صحت سے متعلق خصوصی دعاؤں کے علاوہ حضور کی صحت کے لئے صدقات بھی پیش کئے۔

غیر مسلم بھائیوں سے تعلقات:

الحمد للہ کہ غیر مسلم بھائیوں سے ہمارے تعلقات اور رواداری اور بھائی چارہ میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ پورے ہریانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح میتری سندیش ہندی ترجمہ پھیلایا گیا ہے۔

اس طرح جہاد سے متعلق اور دیگر بعض اور مسائل سے متعلق غیر مسلم حضرات نے اسلام کے خلاف جو جذبات پائے جاتے ہیں اور وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں دور کرنے کی توفیق ملی ہے۔اور بکثرت غیر مسلم لیڈر ہمارے مشنوں میں آتے ہیں۔ اور محبت سے ملتے ہیں۔ یہاں تک کہ پولیس بھی مسلم بھائیوں کی مدد کے لئے یا کسی کو سدھارنے کے لئے جماعت احمدیہ کے مبلغین سے بھی سفارش کرتی ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ ہر سال جلسہ میں غیر مسلم بھائیوں کی آمد کا سلسلہ بڑھ رہا ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ کی اسلامی رواداری اور جذبۂ محبت سے کھنچے چلے آرہے ہیں۔ امسال جلسہ کے لئے وزیر اعلیٰ ہریانہ شری ادم پرکاش چوٹالہ صاحب اور گورنر ہریانہ جناب بابو پرمانند جی نے خیر سگالی پیغامات بھجوائے ہیں۔ اسی طرح اترانچل کے گورنر جناب سرجیت سنگھ برنالہ اور وزیر اعلیٰ نے بھی جلسہ کیلئے خیر سگالی کے پیغامات بھجوائے ہیں۔

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہریانہ میں خدمات سرانجام دینے سے قبل اکثر مسلمان بے دین تھے کلمہ تک نہیں جانتے تھے۔ جماعت نے ہزاروں لوگوں کو کلمہ سکھایا نماز سکھائی ان کو پنج وقتہ نمازوں کا عادی بنایا۔ ان کی شراب کی عادت چھڑائی۔ اور ان کو خدا کے حضور میں جھکنے کا سلیقہ سکھایا۔ آج بفضلہٖ تعالیٰ ان میں سے کثیر تعداد داعی الی اللہ بن چکی ہے۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں ان سب کا بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ احباب سے ان سب کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ اور دین کی خدمت کے میدانوں میں سبقت لے جانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ایک شخص جو اس وقت ہماری ایک جماعت کے صدر ہیں اور پنج وقتہ نمازی اور نیک صفت ہیں ان کے سسرال والوں نے ایک بار بتایا کہ یہ شخص جو ہمارے گھر آتا تو ہم گھبراتے تھے کہ شراب پی کر سخت پریشان کرتا تھا۔ لیکن جماعت میں شامل ہو کر اس میں عجیب انقلاب آگیا ہے کہ شراب چھوڑ کر پنج وقتہ نمازی بن گیا ہے۔ اور ہم لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتا ہے۔ بعض افراد جو پہلے شرابی تھے اب وہ جماعت کے معلم اور داعی الی اللہ بن چکے ہیں۔ اور جب یہ لوگ اپنے دیہاتوں میں یا رشتے داروں کے پاس جاتے ہیں تو وہ لوگ انہیں دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ ان میں یہ حیرت انگیز تبدیلی کس طرح آئی۔ چنانچہ یہ انقلاب دیکھ کر پھر ان کے رشتے داروں اور قریبی لوگوں کو بھی جماعت میں شمولیت کی بھی توفیق ملتی ہے۔ بلکہ اکثر مولوی جو عرصہ آٹھ سال سے ہماری مخالفت پر کمر بستہ تھے اب تو وہ بھی جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی وزیر الدین صاحب ،مولوی فرحان صاحب ،مولوی آس محمد صاحب اور مولوی سعید صاحب مولوی الیاس صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

دوران دعوت الی اللہ ہریانہ میں بیسیوں عبرتناک اور ایمان افروز واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اس موقعہ پر صرف دو واقعات جن میں سے ایک عبرت انگیز اور دوسرا ایمان افروز ہے بیان کر کے اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

۱۹۹۵ء میں اسماعیل آباد کے میر حسن صاحب جماعت میں شامل ہوئے۔ شروع میں ان کے اندر بہت جوش تھا۔ اور اس جوش میں انہوں نے اپنے بہت سے رشتہ داروں کو جماعت میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ لیکن چونکہ وہ نیت سے مالی فائدے کی خاطر جماعت میں شامل ہوئے تھے اس لئے ایک موقعہ پر جب انہیں وہ فائدہ نہیں مل سکا تو وہ جماعت سے الگ ہو گئے نہ صرف یہ کہ وہ جماعت سے الگ ہوئے بلکہ مخالفت بھی شروع کر دی۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی جماعت سے الگ ہونے کا زور لگانے لگے۔ جب وہ اپنی حرکتوں اور مخالفتوں سے باز نہ آئے تو ہم نے ان کو سمجھایا اور پھر ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ ایک سال بعد خاکسار کو ان کا ٹیلی فون آیا کہ فوراً مجھے آکر ملیں۔ جب خاکسار نے ان سے ملاقات کی تو ان کی گردن میں کینسر کا پھوڑا ہو چکا تھا۔ جس کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ انہوں نے حضور سے ہومیو پیتھی دوائی کی درخواست کی لیکن اس وقت ان کا مرض اس اسٹیج پر پہنچ چکا تھا کہ بالآخر اسی کینسر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اور ارد گرد کے لوگوں نے صاف طور پر محسوس کیا کہ اس شخص کو جماعت میں شامل ہو کر پھر جماعت کی مخالفت کرنے کی سزا ملی ہے۔

اب ایک ایمان افروز واقعہ بھی بیان کرتا ہوں۔ یہ واقعہ حضور نے بھی اپنے خطاب میں بیان فرمایا ہے۔ لیکن اس قدر ایمان افروز ہے کہ پھر اسے بیان کرتا ہوں۔ دو سال قبل کی بات ہے کہ خاکسار دورے پر ہریانہ کے ایک قصبہ بروا گیا جہاں ہمارے ایک نومبائع دوست مکرم عبد الغنی صاحب آف باش کے رشتے دار ہیں چونکہ ان کے گھر پر کوئی موجود نہیں تھ

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

تباہی کے گڑھوں میں گرتی دنیا آخر حل کیا ہے؟

مکرم محمد یوسف انور صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

امریکہ اور برطانیہ کو چھوڑ کر قریبا دنیا کے تمام ممالک کی یہ خواہش ہے کہ عراق پر جنگ مسلط نہ کی جائے بلکہ سلامتی کونسل کے ذریعہ بات چیت سے اس مسئلہ کا حل نکالا جائے کیونکہ آج تک جنگ سے سوائے تباہی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ البتہ قیمتی جانوں اور اثاثوں کا نقصان ضرور ہوتا آیا ہے اور بین الاقوامی طور پر جنگ کے طفیل اقتصادی لحاظ سے بھی بہت نقصان پہنچتا رہا ہے اسی طرح جنگ کے بعد اس کے مہلک اثرات ورثہ در ورثہ پھیلتے ہیں جس کی وجہ سے قریب کی ریاستیں بھی اس کی زد میں آتی ہیں جیسا کہ جاپان کے شہر ہیروشیما اور ناگاساکی میں ہوا تھا۔ موجودہ صورتحال کے پیش نظر اسی بات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے سپر پاور ممالک بھی جنگ کے خلاف ہیں۔

جنگ کے خلاف مظاہرے::

جب سے امریکہ نے یہ دھمکی دی ہے کہ وہ ہر صورت میں عراق کو غیر مسلح کر کے ہی دم لیگا۔ دنیا کے اکثر ممالک میں جنگ کے خلاف مظاہرے جلسے جلوس ہو رہے ہیں۔ خود امریکہ میں بھی بُش انتظامیہ کے اس رویہ کے خلاف مظاہرے ہوئے ہیں۔ اور آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اب تو عراق کے حق میں پہلے کی نسبت ہمدردی میں اضافہ ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس سے ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ جس کی بناء پر عراق پر جنگ مسلط کی جائے۔ البتہ بین الاقوامی رائے عامہ اور خود انسپکٹران کے بیان کے مطابق ابھی مزید وقت تلاشی کے لئے دیا جانا چاہئے جس کا عراق کی حکومت نے بھی خیر مقدم کیا ہے اور انسپکٹران کو مکمل تعاون دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ایسے میں امریکہ کا یہ بیان دینا کہ اب اگر سلامتی کونسل میں دوبارہ اس سلسلہ میں قرارداد پیش کی جاتی ہے اگر وہاں عراق پر جنگ سے گریز کیا گیا تو امریکہ اس کا پابند نہیں امریکہ تن تنہا عراق سے نپٹ لے گا۔ اس قسم کا بیان دینا اور تمام دنیا کی رائے کو بالائے طاق رکھنا کہاں کا انصاف ہے اور کس حد تک یہ سلامتی کونسل کی پاسداری ہے۔ اس قسم کے بیان سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والی بات ہے۔ اگر یونائیٹیڈ نیشن اور سلامتی کونسل کی بات کو کوئی ٹھکرا دے اور اپنی من مانی کرے تو پھر ان اداروں کا قیام فضول ہے۔

نیروبی کے شہر لگوس میں ایک طاقتور بم دھماکہ ہوا جس سے موقع پر ہی بیس افراد مر گئے اور بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے متعدد افراد زخمی ہوئے اور کروڑوں روپے کی جائیداد تباہ ہوگئی۔

افغانستان سے 40 کلو میٹر دور ایک شہر کے قریب بس میں زوردار دھماکہ ہوا اور کئی افراد اس میں جاں بحق ہو گئے اور متعدد زخمی ہوئے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے طالبان کے ٹھکانوں پر بمباری جاری رکھی ہوئی ہے۔ اور یہ خبریں بھی آ رہی ہیں کہ طالبان از سرِ نو جمع ہو رہے ہیں۔ ادھر پاکستان کے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں امریکہ کے خلاف بہت غم و غصہ بھڑک رہا ہے اور طالبان کی حمایت میں لوگ دوبارہ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل نے جنرل مشرف کو امریکہ نواز قرار دیتے ہوئے ملک سے امریکہ کی فوج کو جلد از جلد نکالنے کے لئے الٹی میٹم دے دیا ہے۔ پاکستان میں امریکہ کے خلاف عراق کی وجہ سے جذبات بھڑک رہے ہیں اور اب پاکستانی قوم امریکہ کے ساتھ کسی طرح کے سمجھوتے پر راضی نہیں ہے۔

جنرل مشرف کا دورہ روس::

پاکستان کے صدر جنرل نے پرویش مشرف 30 سال بعد پہلی مرتبہ حکومتی سطح پر روس کا دورہ 4 فروری سے شروع کیا۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ چونکہ امریکہ کے ساتھ اب تک کی پالیسی ملک کے لئے کامیاب نظر نہیں آتی اس لئے علاقائی تحفظ کے پیش نظر ضروری ہے کہ پاکستان روس کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط کرے اور سابقہ باتوں کو بھلا دے۔ اس ضمن میں جیسا کہ حال میں جنرل مشرف صاحب نے بیان دیا تھا کہ عراق کے بعد امریکہ کا نشانہ پاکستان ہو سکتا ہے اس بات کو کافی اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور اب پاکستانی حکومت بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی ہے کہ موجودہ حالت میں کونسا لائحہ عمل اپنایا جائے

اسرائیل کی جارحانہ پالیسی اور فلسطینی عوام پر مظالم::

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ کئی ماہ سے فلسطینی عوام ظلم و ستم کی چکی میں پیسی جا رہی ہے اور حال ہی میں شیرون کی کامیابی کے بعد ان مظالم میں مزید شدت آگئی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اسرائیلی حکومت نے اپنے فوجیوں کو کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے کہ جس شہر میں چاہو جاؤ اور جس کو چاہو گرفتار کرو اور جس کو چاہو موت کے گھاٹ اتار دو اسرائیل کے فوجی بلا روک ٹوک فلسطینی شہروں میں چھاپے ڈال رہے ہیں اور من مرضی سے لوگوں کو گرفتار کرتے اور گولیوں سے چھلنی کر دیتے ہیں یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ لیکن اس جارحیت کے لئے سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔ معصوم فلسطینی عوام کے دکھ درد آہ و بکا کی دنیا کو کچھ بھی پرواہ نہیں اور نہ اسے کوئی اہمیت دی جاتی ہے۔ فلسطینی عوام مرتی ہے تو مرنے دو والی بات نظر آتی ہے اس کے برعکس اگر کوئی اسرائیلی شہری یا فوجی مرتا ہے تو اس کے لئے واویلا مچایا جاتا ہے اور فوری طور پر بدلہ کی کاروائی کی جاتی ہے۔

شمالی کوریا کی امریکہ کو دھمکی::

شمالی کوریا پر امریکہ کچھ عرصہ سے دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ ایٹمی پروگرام سے باز رہے اور اقوام متحدہ کی پاسداری کرے۔ امریکہ نے اپنی فوج شمالی کوریا کے قریب لا کر جمع کر دی ہے جو کہ شمالی کوریا کو پسند نہیں۔ چنانچہ کوریا نے کہا ہے کہ عراق کے بعد شاید امریکہ شمالی کوریا کی طرف رخ کر سکتا ہے اس لئے شمالی کوریا بھی امریکہ کی فوج پر پہلے حملہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن امریکہ نے کوریا کے ساتھ ابھی وہ طریق نہیں اپنایا جو وہ عراق کے ساتھ اپنا رہا ہے اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ امریکہ کی پالیسی کیسی دوغلی ہے اور وہ کس طرح دنیا کو بے وقوف بنا رہا ہے۔ بہر حال ساری دنیا پر اگر نظر ڈالی جائے تو ایک خطرناک صورتحال نظر آتی ہے اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے خاکسار ذیل میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہے جو دراصل آنے والے دنوں کے لئے پیشگوئی کا رنگ رکھتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کے امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوحؑ کا زمانہ تمہارے آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا کا غضب دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ زندہ (حقیقۃ الوحی صفحہ 256)

عالمگیر جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اٹھے گی اور جس طرح ایک فوج دوسری فوج پر پڑتی ہے ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اتنے میں آسمان پر قرناء پھونکی جائے گی یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دے گا اور ان کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب یعنی اسلام پر جمع کر دے گا اور وہ مسیح کی آواز سنیں گے اور اس کی طرف دوڑیں گے تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا اور وہ دن بڑے سخت ہوں گے۔ اور خدا ہیبت نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 105)

خدا کرے کہ دنیا میں امن و سلامتی کا قیام ہو اور دنیا تباہی کے گڑھوں میں گرنے سے بچ جائے۔ ☆

نور ہی نور ═══ حرام ہی حرام

اللہ والوں کی باتیں ہی نرالی ہوتی ہیں۔ ان میں ایک شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ ان کی باتیں تقویٰ طہارت کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوتی ہیں۔ ان کی باتوں سے ایمانی حالت کو تقویت عطا ہوتی ہے۔ محبت اور انوار الٰہی کے قطرات ٹپکتے ہیں۔ اس کے بالمقابل حق و راستی کے مخالفین کی باتیں اس کے بالکل برعکس ہوتی ہیں۔ تقویٰ و طہارت کے مضمون سے عاری ہوتی ہیں شر اور فساد برپا ہونے کے قوی امکان ہوتے ہیں اس کا ایک دلچسپ موازنہ خاکسار ذیل میں پیش کرتا ہے۔

بریلوی مکتب فکر کے بانی وہابیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”ان سب سے میل جول قطعی حرام ہے۔ ان سے سلام و کلام حرام۔ انہیں پاس بٹھانا حرام۔ ان کے پاس بیٹھنا حرام۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام۔ مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرم۔ ان کا جنازہ اٹھانا حرام۔ ان پر نماز پڑھنا حرام۔ ان کو مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام۔ اور ان کی قبر پر جانا حرام۔“

(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 90 بحوالہ بریلویت 285)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقا کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہارے عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہارے ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گے اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 177)

☆......اوّل الذکر اقتباس میں دس مرتبہ لفظ حرام ہی حرام کا استعمال ہوا ہے----اللہ رحم کرے۔

☆......مؤخر الذکر اقتباس میں دس مرتبہ لفظ نور ہی نور استعمال ہوا ہے۔ ماشاء اللہ

(سید قیام الدین برق مبلغ بنارس یوپی)

جلسہ سالانہ قادیان میں ہریانہ کے نومبائعین کی شرکت

مخالفین احمدیت کے ناکام منصوبے☆جماعت کی وسیع پیمانے پر تشہیر

(طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ جیند، ہریانہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ قادیان کی 1891ء میں بنیاد رکھی۔ جسمیں صرف 75 احباب شامل ہوئے۔ دنیائے احمدیت کا وہ پہلا جلسہ سالانہ تھا اس سال سے لے کر آج تک ہر سال نہ صرف قادیان کے جلسہ سالانہ کی تعداد بڑھتی گئی۔ بلکہ پوری دنیا میں ہر ملک اور ہر بستی ہر شہر اور گوشہ میں احمدیت کے پروانوں کے یہ روحانی قافلے بڑھتے گئے اور بڑھتے جارہے ہیں۔ اور اس زمانہ سے لیکر آج تک لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اور آپکی آمد کی خبر سن کر ہندوستان و بیرون ہند کے گوشوں سے تحقیق حق کیلئے قادیان آ رہے ہیں دوسری طرف مخالفین احمدیت ان لوگوں کو مقام زماں تک جانے سے روکنے کی ناکام کوششوں میں لگا تار مصروف ہیں گویا قرآن مجید کے مندرجہ ذیل آیت کے مطابق ان کا عمل ہے:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. (سورۃ صف 9)

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرے گا۔ چاہے کافر کتنا ہی اس بات کو ناپسند کریں۔

اتنا ہی نہیں ان مخالفین احمدیت نے احمدیت کے پروانوں اور دیوانوں کو روکنے میں ہر طرح کی طاقت استعمال کی اور کر رہے ہیں۔ جسکی مثالیں تاریخ احمدیت میں بھری پڑی ہیں۔ لیکن سیدنا حضرت اقدسؑ کو ایسے دور میں جبکہ گنتی کے چند پروانے مختلف اطراف سے پرواز کر کے قادیان امام الزماں کی زیارت کرنے آتے تھے یہ تسلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات کے رنگ میں دی جارہی تھی:

دور دراز سے نہایت مشکل راستوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔

گویا ان روحانی قافلوں نے خدا کی تقدیر کے تحت بڑھنا تھا۔

سیدنا حضور اقدسؑ کا یہ الہام ایک بار نہیں ہر سال ہر ملک ہر گوشہ ہر قریہ ہر شہر میں نہ صرف پورے جلال و جمال کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ بلکہ آئندہ کیلئے مزید خوشخبریاں دے رہا ہے۔ قادیان کا اس سال کا جلسہ سالانہ بھی حضورؑ کے نہ صرف الہام کو پورا کرنے کا اعلان کر رہا تھا۔ بلکہ مخالفین احمدیت کیلئے بھی کئی طرح کے چیلنج دے رہا تھا۔ قادیان کے اس سال کے جلسہ سالانہ میں نومبائعین کی غیر معمولی شرکت ہی خود مخالفین کیلئے ایک چیلنج تھا اور ان کا منہ بند کرنے کیلئے یہی دلیل کافی ہے۔

ہر سال قادیان کے جلسہ سالانہ پر جانے والے نو مبائعین کو مسلم نما ملاں بالخصوص اپنی کئی طرح کی کوششیں کر کے دیار مہدی کی طرف مسیح کے پروانوں کو جانے سے روکتے ہیں۔ جب خود اپنی کوششوں میں ناکام ہوتے ہیں تو غیر مسلم بھائیوں اور حکومت کے سامنے غلط بیانی کرتے ہیں۔ لیکن بھلا خدا کی تقدیر ان کی ناکام و نامراد کوششوں سے ٹل سکتی ہے؟ جی نہیں! خدا کی تقدیر غالب آنے والی ہوتی ہے کیونکہ ازل سے یہی مقدر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا قرآن مجید میں انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ یہ دائمی وعدہ ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

جیسا کہ فرمایا:

كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِيْ.

جماعت احمدیہ کی ایک سو دس سالہ تاریخ گواہ ہے کہ دشمنان احمدیت نے جب بھی تکبرانہ آوازیں جماعت کے خلاف بلند کیں انکی زبانوں پر دائمی تالے پڑ گئے اور جو مخالفت کا عزم لے کر اٹھے تھے وہ خاک میں مل گئے۔ کچھ ایسے ہی واقعات امسال ہریانہ سے جانے والے احباب کے ساتھ بھی ہوئے۔ ہریانہ سے امسال ہزاروں نو مبائعین کے ساتھ کافی تعداد میں غیر مسلم بھائی بھی جلسہ سالانہ قادیان کے سرو دھرم سمیلن میں شریک ہوئے۔ جسکا کچھ منظر مورخہ 02-12-25 کو جیند کے احمدیہ مشن میں دیکھنے کو ملا۔ نو مبائعین کے قافلے صبح آٹھ بجے سے ہی مشن میں آنا شروع ہو گئے۔ قبل ازیں ہی جماعت احمدیہ جیند کے احباب کی باقاعدگی سے ڈیوٹیاں لگائی گئیں تھیں۔ تمام نو مبائع رضا کاران نہایت ہی خندہ پیشانی کے ساتھ تمام گاڑیوں کے سفر کیلئے انتظامات کرتے۔ راستہ میں احتیاط کے طور پر ہومیو پیتھک دوائی دیتے اور دعا کے ساتھ قافلوں کو دیار مہدی کی طرف روانہ کرتے۔ نو مبائع رضا کاران کی یہ ٹیم محض للہ پورا دن مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہی یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ کہیں پرانی جماعتوں کے رضا کاران ہیں۔ نظم وضبط وانتظامی ڈھانچہ دیکھ کر دل عش عش کرتا تھا۔ اور حقیقت میں یہ رضا کاران حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے زندہ نشان بن رہے تھے۔ کیونکہ دراصل یہی وہ مسیح کے روحانی طیور تھے۔ جنکو مسیح الزمان نے زندہ کیا۔ اور اب وہ اپنی زندگی کا ثبوت دے کر مسیح الزمان کی صداقت پر مہر ثبت کر رہے تھے۔ اور ساتھ ہی وہ روحانی بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ سبحان اللہ علی ذالک۔

اس دن نہ صرف جیند مشن ہی پوری طرح کھچا کھچ بھرا تھا۔ بلکہ مشن کے متصل جگہ سڑکیں، گلیاں وغیرہ مہمانوں کے قافلوں سے بھری ہوئی تھیں اور یہ قافلے سارے شہر کے نو اسیوں کیلئے ایک عجوبہ بن رہے تھے اور ان قافلوں کی طرف ہی گاڑیوں میں لگائے گئے۔ Jalsa Salana Qadian کے بینرز کو بغور پڑھتے اور قادیان کا نام یاد کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا:

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ادھر روحانی قافلے مسیح الزمان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قادیان کی طرف رواں تھے ادھر دشمنان احمدیت نہ صرف حسد اور بغض میں جل رہے تھے بلکہ مسلم نما ملاں ہمارے قافلوں میں گھس کر آنے والے مہمانوں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے کہ ہمارے رضا کاران نے دور اندیشی سے اور حکمت عملی سے ان کو قافلہ سے الگ کر کے پیار و محبت کے ساتھ ان کی خدمت کر کے واپس بھجوا دیتے اور پھر انکی حرکتوں کی نگرانی میں مصروف ہوگئے۔ اور یہ سارے کام ہم نے انکو کرنے کیلئے نہیں کہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے وقت آنے پر ان سے ہوتے گئے۔

قادیان دارالامان میں مقامات مقدسہ کی زیارت اور تین دن کے روحانی پروگرام سے فیض یاب ہوکر یہ قافلے واپس لوٹ ہی رہے تھے کہ ادھر مخالفین احمدیت نے مخالفت کا ایک جال بچھادیا۔

بعض لوگ جو محض شرارت اور مخالفین کی ایماء پر صرف اسلئے قادیان گئے تھے کہ واپس آکر وہ ہماری مخالفت کریں گے۔ قادیان سے واپس آکر انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا اور جھوٹے بیانات دینے شروع کئے۔ ان لوگوں کا پولیس سے مطالبہ تھا کہ احمدی کارکنان کے خلاف کڑی سے کڑی کاروائی کی جائے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ڈی سی ایس پی کے پاس جتھے کی شکل میں جاتے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پولیس نے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے تمام اخبارات میں ان کے بیانات والزامات کے جوابات دئے گئے۔ ایسے حالات میں بھی ہمارے مشن میں بے شمار لوگ تشریف لاتے رہے اور پوچھتے رہے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ طلباء بھی اس لئے آتے کہ انکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح (میتری سندیش) کی تلاش تھی۔ اور انہوں نے اظہار کیا کہ یہ کتاب ہم نے اپنے دوستوں کے پاس دیکھی اور انہوں نے یہاں کا ایڈریس بتایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کیا خوب فرماتے ہیں:

تم دیکھو گے کہ ان ہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

اسی طرح ایک کیبل Bharat Cable Network کے ذریعہ جس کے شہر میں سب سے زیادہ کنکشن ہیں اور قریبی دیہاتوں میں بھی کنکشن ہیں کو مورخہ 03-12-28 کے جلسہ سالانہ کی دو C.D دی گئیں اس نے تین دفعہ ایک ایک گھنٹہ کا پروگرام دکھایا۔ جس سے ہزاروں لوگ احمدیت کی محبت بھری تعلیم سے واقف ہوئے۔ کیبل والے نے یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اچھی طرح واقف ہوں۔ میں جیند میں ہونے والے پہلے پیشوایان مذاہب کے جلسہ میں شامل تھا۔ آپ کی جماعت امن پسند ہے۔

اس کیبل والے نے City Cable کے ذریعہ سے شہر میں M.T.A چلانے کا بھی وعدہ کیا ہے اور یہ کہا کہ S.D.M سے میں خود اس چینل کی منظوری حاصل کروں گا۔

جماعت کی ایک سو دس سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی مخالفت کے طوفان اٹھے دھوئیں کی طرح نابود ہوئے جماعت سرسبز وشاداب ہونے لگی۔ سوایسا ہی ہوا۔ سارے شہر وعلاقہ میں جماعت کی تشہیر ہوئی۔ اور لوگ قادیان کا ذکر کرتے ہوئے معلومات حاصل کرنے لگے۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک انکی کرے گا رسوائے عام کہنا
(حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دشمنان احمدیت ناکام و نامراد ہوئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا روحانی جماعتوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ دنیا کی مخالفتوں سے وہ مغلوب نہیں ہوں گی بلکہ غالب آئیں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ.

پورے ہریانہ سے اس سال لگ بھگ دس ہزار سے زائد لوگ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہریانہ کے تمام نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے اور شرارت کرنے والوں کو بھی ہدایت دے۔ آمین ثم آمین)۔

☆☆☆

درخواست دعا: میرے بھائی مکرم جمیل احمد صاحب عرصہ ایک سال سے بعارضہ جگر فریش ہیں۔ مکمل صحت یابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر مبلغ 50 روپے۔ (محمد بشارت احمد چندہ پور کاماریڈی)

پنجاب کے مختلف مقامات میں تربیتی اجلاسات

11 اکتوبر 2002ء کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب و ہماچل کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس مالیر کوٹلہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تلاوت خاکسار نے کی۔ نظم مکرم سید اقبال احمد صاحب معلم مالیر کوٹلہ نے پڑھی۔ اور مکرم نگران صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

مورخہ 02-11-12 کو مکرم تنویر احمد صاحب خادم مالیر کوٹلہ سے روانہ ہو کر برینہ پہنچے۔ اور مانسہ ونگر ور کی متعدد دینی جماعتوں کا دورہ کیا اور انفرادی و اجتماعی رنگ میں ملاقات کی۔

پروگرام کے مطابق مورخہ 02-11-13 کو بوقت صبح آٹھ بجے شام بمقام کوٹرا سنگرور میں مکرم نگران صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم گرسیوک خان نے کی اور نظم لکھونڈ خان نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار اور عبدالحق صاحب معلم برینہ اور مکرم محمد صادق صاحب معلم کوٹرا نے تقاریر کیں۔ اور آخر میں مکرم نگران صاحب نے خطاب فرمایا اور نہایت موثر انداز میں نومبائعین کو نصائح فرمائیں۔

مورخہ 02-11-14 کو بوقت صبح 7 بجے سے 10 بجے تک جماعت احمدیہ برینہ نے ایک اجلاس کا انتظام کیا جس میں برینہ کے ساتھ لگی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے۔ یہ اجلاس بھی مکرم نگران صاحب موصوف کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مولوی محمد صادق صاحب نے کی۔ اور نظم عزیزم نبی خان نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی مختصر تقریر خاکسار نے کی اس کے بعد مکرم نگران صاحب نے خطاب فرمایا اور مناسب رنگ میں تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

مورخہ 02-11-14 کو 12:30 بجے بمقام جلوپڑہ مانسہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے اور مکرم نگران صاحب نے تقاریر کیں۔

مورخہ 02-12-11 کو بمقام مالیر کوٹلہ میں ٹھیک 11 بجے سرکل لدھیانہ وسرکل پٹیالہ کے مبلغین ومعلمین نیز صدر صاحبان کی میٹنگ منعقد ہوئی اس میٹنگ کی صدارت مکرم پیر صاحب مالیر کوٹلہ نے کی جو کہ نئے احمدی ہوئے ہیں اور مہمان خصوصی مکرم نگران صاحب دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل شامل ہوئے۔ تلاوت کلام پاک مکرم فیض عالم صاحب معلم مانسہ نے کی۔ اور منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان نے پیش فرمایا اور خاکسار و مکرم نگران صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم مبارک احمد صاحب تقوی انسپکٹر بیت المال نے بھی احباب سے خطاب کیا اور ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور بھی حاضرین کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا .... (محمد نسیم طاہر مبلغ سلسلہ)

آسمانی پھٹکار

بنارس سرکل کے تحت ضلع چندولی میں وقف جدید بیرون کے مخلصانہ تعاون سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیتی مساعی حالات کے مطابق شروع کی گئی۔ معلمین خوب محنت لگن سے خدمت بجالا رہے ہیں۔ حالات اور ماحول میں نیا نکھار آنے لگا ہی تھا کہ کٹر ملانے فتنہ برپا کر دیا۔ اور نت نئی پلید سازشوں کے تحت ہمارے خلاف ڈٹ کر صف آرائی کی۔ بظاہر اپنے زعم باطل کے مطابق اس نے ماحول کو بگاڑ دیا کہ جماعت احمدیہ کے اراکین کو تربیتی کام کرنے سے مجبور کرنا پڑا۔ چنانچہ اس ملا کی گرفت والی بستی "بھینسوڑا" سے ہم نے اپنی مساعی ترک کر دی اور معاملہ سپرد خدا کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد پھر ایسی پھٹکار آسمانی ان پر پڑی کہ الامان والحفیظ۔ بس وہ گاؤں طرح طرح کے فتنہ فساد کی آگ میں سلگتا رہا۔ ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی فتنہ والا شوشہ اٹھ کھڑا ہوتا۔ آپس میں ہی بحث بازی شرانگیزی ہوتی رہی حتی کہ عید والے دن 6 دسمبر 2002ء کو صبح کی نماز کے وقت ایسی زوردار پھوٹ اس مسجد بھینسوڑا میں پڑی کہ ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت میں نماز فجر دو اماموں کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ اس واقعہ کے بعد اس علاقہ کے ایک سعید فطرت مسلمان ڈاکٹر شمشاد صاحب نے یہ تکلیف دہ حالت دیکھ کر اس شر پسند ملا کو مخاطب ہو کر نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ یہ سوال کیا کہ " آپنے تو فلاں جماعت کے بارہ میں (مراد جماعت احمدیہ) ایسے ویسے مفتیوں کے فتوے دیکھ کر، شور وغل برپا کر کے تعلیم وتربیت کے پروگرام کو کوا کر، یہاں سے ہٹوا دیا تو پھر اب یہ کیا ہو رہا ہے، یہ کیا فتنہ ہے؟ ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت میں دو نمازیں ہو رہی ہیں۔ کیا اس کے بارہ میں کوئی فتویٰ نہیں ہے؟ آپ کیوں نہیں ایسے موقع پر کوئی فتویٰ لے آتے؟ اس سوال پر وہ ملا ایک عجیب سی کیفیت میں لاجواب ہو گیا اور شرم سے سر نیچے کر لیا اور ایک مخصوص کیفیت میں پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر پر مار لیا اور خاموشی سادھ لی۔ اہل بنارس نے بھی یہ حدیث پوری ہوتی دیکھ لی۔ کہ ایک زمانہ آئے گا کہ علماء ہی فتنے پیدا کریں گے۔ .... (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

آسنور میں جلسہ یوم والدین

7 نومبر 2002ء کو مکرم بشارت احمد ڈار صاحب صدر جماعت احمدیہ کی صدارت میں یوم والدین کی تقریب زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوئی۔ تقریب جامع مسجد آسنور میں ہوئی۔ جس میں اطفال، خدام وانصار نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ جلسے کا آغاز مکرم شاہد احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ عہد خاکسار نے دہرایا۔ نظم خوش الحانی سے مکرم اظہر شکیل نے پڑھی۔ تقریر اول خاکسار نے کی جس میں والدین کی ذمہ داریاں بتائیں۔ سالانہ رپورٹ مکرم ذاکر حسین نائک صاحب معتمد نے پڑھی۔ اطفال الاحمدیہ کو امسال اجتماع پر سوم قرار دیا گیا اور خدام الاحمدیہ آسنور کو ایک خصوصی انعام سے نوازا گیا۔ صدارتی تقریر مکرم بشارت احمد صاحب نے کی۔ بعد میں قادیان سے بصول ہونے والے انعامات بچوں میں تقسیم کئے گئے۔

مجلس انصاراللہ سکندرآباد کے زیراہتمام تربیتی جلسہ

مورخہ 03-2-2 بروز اتوار مجلس انصاراللہ سکندرآباد کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ شامل ہوئے تھے۔ یہ جلسہ محترم محمد ظفراللہ صاحب بدر ناظم مجلس انصاراللہ آندھرا کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ مکرم مجیب احمد صاحب نے تلاوت کی۔ عہد انصاراللہ مکرم ناظم صاحب مجلس انصاراللہ آندھرا نے دہرایا۔ خدام الاحمدیہ کا عہد نامہ مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد مجلس سکندرآباد نے دہرایا۔ بعدہٗ مکرم مولانا بشیر الرحمٰن صاحب شاہد آف بنگلہ دیش نے بہت ہی عمدہ رنگ میں اطفال کو خطاب فرمایا اور انکی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے مکرم محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مرحوم کی وفات پر جماعت احمدیہ سکندرآباد وحیدرآباد کی طرف سے تعزیت نامہ تیار کر کے احباب کے سامنے پڑھ کر سنایا۔

آخر میں صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

معین احمد صدیق کو بہادری ایوارڈ

سونے کے تمغہ سے چیف منسٹر کیرلہ نے نوازا

جماعت احمدیہ پنگاڑی کیرلہ۔ عزیز معین احمد صدیق جسکی عمر ۱۴ سال ہے کو صوبہ کیرلہ کے دارالحکومت ترویندرم میں Kerala State Council for Child Welfare کی طرف سے منعقدہ تقریب میں 14.11.2002 کو بہادری کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ صوبہ بھر کے صد بچوں میں سے صرف دس بچوں کو اس انعام کیلئے منتخب کیا گیا۔ ان دس بچوں میں معین احمد صدیق بھی شامل ہے۔ بہادری کے اس انعام کے لئے عزیزم کو منتخب کرنے کی وجہ جس حادثہ کی شکل میں پیش آئی وہ حسب ذیل ہے۔

معین احمد کا چھوٹا بھائی جسکی عمر صرف دس سال ہے کھیلتے کھیلتے کنویں میں گر پڑا۔ کنویں میں اس وقت کافی پانی تھا۔ بھائی کو غوطہ کھاتا دیکھ کر معین احمد نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر کنویں میں چھلانگ لگادی۔ چھوٹے بھائی کو بچاتے ہوئے وہ خود بھی غوطہ کھانے لگا۔ مگر معین احمد نے ہمت نہ ہاری اسی کوشش میں اچانک اُس کا ہاتھ پانی کے پائپ پر جاپڑا۔ اور بصد مشکل بھائی سمیت جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ الحمدللہ

Asia Net BlackThunder کے تعاون سے دئے جانے والے گولڈ میڈل کے ہمراہ پانچ ہزار روپیہ کا Cash Award اور ایک کپ بھی انعام میں دیا گیا۔ جسکو انڈیا کے اولمپک انعام یافتہ کھلاڑی Misbina سے معین احمد نے حاصل کیا۔

اس تقریب کی کاروائی Asia net Tv نے اپنی نشریات میں دوبار ٹیلی کاسٹ کی۔ عزیز معین احمد مکرم ناصر احمد صدیق کا بیٹا اور مکرم صدیق امیر علی صاحب کا پوتا ہے۔ اور خاکسار کا بھتیجا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر یک صد روپیہ۔ (صدیق اشرف علی۔ موگرال)

درخواست دعا

خاکسار کے کاروبار میں برکت اور ہر شر سے محفوظ رہنے نیز والدین اور بہن بھائیوں کی صحت وسلامتی کیلئے و چھوٹے بھائی بہن کی امتحان میں کامیابی کیلئے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(مظفر احمد نائک رفیق کلینکل لیبارٹری شوپیان کشمیر)

صوبہ ارنگا اور امبیا (Iringa & Mbeya) تنزانیہ کے تیسرے جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

(رپورٹ: فرید احمد۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۶،۷،۸ ستمبر ۲۰۰۲ء کو صوبہ ارنگا اور امبیا کے تیسرے جلسہ سالانہ کا انعقاد صوبہ ارنگا کے علاقہ مٹویرا (Mtwivira) میں کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری ماہ فروری میں شروع کر دی گئی تھی۔ جلسہ کے لئے ایک بہت بڑا پلاٹ احباب جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا اور حاضرین کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں اور دیگر اشیاء کا انتظام کیا نیز گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے خصوصی اہتمام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے کام کو عمدہ طور پر چلانے کے لئے مختلف شعبہ جات کے تحت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔

جلسہ گاہ کو احباب جماعت نے بڑی محنت سے تیار کیا اور اسے خوبصورت بینرز کے ساتھ مزین کیا گیا جو کہ انگریزی اور سواحیلی دونوں زبانوں میں تیار کئے گئے تھے۔ مستورات کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ شروع ہونے سے دو روز قبل ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا جو کہ صوبہ ارنگا (Region Iringa)، صوبہ امبیا (Mbeya Region)، صوبہ روووما (Ruvuma Region)، صوبہ کوسٹ (Coast Region)، صوبہ مورو گورو (Morogoro Region) ۔ مہمان اپنی ذاتی گاڑیوں کے علاوہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ، پرائیویٹ سروسز اور سائیکلوں پر تشریف لائے

مرکزی مہمانوں کی رہائش کا خصوصی اہتمام مشن ہاؤس ارنگا میں کیا گیا۔ اور باقی مہمانوں کے لئے گھروں کے علاوہ مسجد احمدیہ مٹویرا اور اس سے ملحقہ پلاٹ، معلم ہاؤس مٹویرا اور معلم ہاؤس مکانیا گیو میں کیا گیا تھا۔ اسی طرح کھانے کا بھی عمدہ انتظام تھا جس کے لئے بعض دوستوں نے رضاکارانہ خدمت کی توفیق پائی۔

اجتماعات

۶ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک صوبہ ارنگا اور صوبہ امبیا کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ اس موقع پر تمام تنظیموں نے اپنے اپنے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

۷ ستمبر بروز ہفتہ

جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور سواحیلی زبان میں نظم پیش کی گئی۔ اس کے بعد صدر مجلس جناب امجالیو احمد (Majaliwa Mohamed) نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد مہمان خصوصی ارنگا شہر کے میئر اور دوسرے سرکاری عہدیداران نے خطاب کیا۔ یہ پروگرام شام چھ بجے تک جاری رہا۔ جس میں مبلغین و معلمین سلسلہ نے بھی درج ذیل موضوعات ''حضرت مسیح کی آمد کی علامات'' ''پانچ نمازوں کی حکمت''، ''فیضان ختم نبوت''، ''جلسہ سالانہ کی اہمیت'' اور ''قرآن کریم کی عظمت'' پر تقاریر کیں۔

مجلس سوال و جواب و تبلیغی سیمینار

اسی روز غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی۔ اس مجلس میں علماء سلسلہ نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد تبلیغی سیمینار ہوا جس میں احباب نے اپنی اپنی آراء سے نوازا کہ اس طریق پر اگر ہم تبلیغ کریں تو ہم زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ نومبایعین نے بھی بڑی دلچسپی سے اس سیمینار میں شمولیت کی۔ تبلیغی سیمینار کے ختم ہونے پر ٹیلی ویژن اور وی سی آر کے ذریعہ بعض جماعتی پروگرام دکھائے گئے اور یہ پروگرام رات کافی دیر تک جاری رہا۔

دوسرا اور آخری روز

۸ ستمبر بروز اتوار

جلسہ کی کارروائی کا آغاز ۹:۳۰ بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور سواحیلی نظم پیش کی گئی۔ دوسرے دن کے اس اجلاس کی صدارت ڈاکٹر عیدی موانگا صاحب نے کی۔ اس روز جلسہ کی کارروائی شام چھ بجے تک جاری رہی جس میں درج ذیل مختلف عناوین کے تحت مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات، اسلامی تعلیم کا حسن، جلسہ سالانہ لندن ۲۰۰۲ء کا آنکھوں دیکھا حال، حقوق زوجین، بد رسومات کے خلاف جہاد، سیرت النبی ﷺ۔ اس سیشن میں نومبایعین نے بھی تقاریر کیں اور اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔ اس روز بھی ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس میں حاضرین جلسہ اور غیر از جماعت مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

تربیتی سیمینار و ویڈیو پروگرام

نماز مغرب و عشاء کے بعد تربیتی سیمینار ہوا جس میں احباب نے نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ایک ویڈیو پروگرام کیا گیا جس میں مہمانوں کو مختلف مذاکرات کی کیسٹس، ایم ٹی اے کے پروگرامز کے علاوہ بعض دوسری کیسٹس دکھائی گئیں۔ احباب کرام نے بڑے ذوق و شوق سے اس پروگرام میں شمولیت کی۔

اختتامی اجلاس

جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مکرم مظفر احمد درانی امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے حاضرین جلسہ کو نصائح کیں۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت دنیا میں امن و امان کی تعلیمات دینے والی اگر کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس لئے ہم سب کو بہترین مثالیں دنیا میں قائم کرنی چاہئیں۔ اخلاقی و روحانی اور علمی میدانوں میں آگے بڑھنا چاہئے اور اپنے آنے والے نئے بھائیوں کو بھی ساتھ لے کر چلنے کا عزم کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ پاکستان کی سالانہ علمی ریلی 2002ء

مجلس انصار اللہ پاکستان کی دوسری سالانہ علمی ریلی مورخہ 13 تا 15 دسمبر 2002 تک ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مورخہ 13 دسمبر بروز جمعۃ المبارک انصار اللہ پاکستان کے ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اس ریلی کا افتتاح فرمایا اپنے افتتاحی خطاب میں انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد انصار کے علمی معیار کو بڑھانا اور مرکز سلسلہ میں تشریف لا کر روحانی تشنگی دور کرنا ہے۔

ریلی کے تین ایام میں تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن نظم، تقریر، فی البدیہہ تقریر، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریری امتحان اور دینی معلومات کے مقابلے کروائے گئے جن مین پاکستان بھر کے انصار بھائیوں نے بھرپور شرکت کی۔ ان ایام میں انصار کی رہائش کا انتظام انصار اللہ گیسٹ ہاؤس، دار الضیافت اور خدام الاحمدیہ پاکستان کی بیسمنٹ میں تھا۔ جبکہ اجتماعی طعام کا انتظام انصار اللہ کے لان میں مارکی لگا کر کیا گیا تھا۔ فجر کے بعد درس قرآن کا اہتمام بھی کیا گیا جملہ انتظامات رہائش، طعام، سیکیورٹی اور مقابلہ جات بطریق احسن سرانجام پائے۔

مورخہ 15 دسمبر بروز اتوار ایک بجے کے بعد علمی ریلی کی اختتامی تقریب انصار اللہ کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی جبکہ زیریں ہال میں کلوز سرکٹ کے ذریعہ انتظام کیا گیا تھا اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے جو ایک لمبے عرصہ تک انصار اللہ کے صدر بھی رہے ہیں۔ تلاوت عہد نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب قائد تعلیم و منتظم اعلیٰ علمی ریلی نے رپورٹ پیش کی رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس ریلی میں 32 اضلاع کی 106 مجالس کے 278 انصار نے شرکت کی جبکہ سال گزشتہ میں 26 اضلاع کی 105 مجالس کے 250 انصار شامل ہوئے تھے۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ حسن کارکردگی کے لحاظ سے بہترین ناصر مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ، بہترین زعامت علیا ربوہ کا انعام چوہدری نعمت اللہ صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ اور بہترین ضلع کراچی کا انعام شیخ طاہر احمد نصیر صاحب نائب ناظم تعلیم ضلع کراچی نے وصول کیا۔

اپنے مختصر اختتامی خطاب میں مہمان خصوصی نے کہا کہ علمی ریلی کا انعقاد ایک تعمیری قدم ہے اور مجالس کی دلچسپی حوصلہ افزا ہے۔ دینی علوم کی واقفیت غلبہ احمدیت کے لئے ضروری ہے اختتامی دعا کے ساتھ علم و عرفان سے پر یہ ریلی اپنے اختتام کو پہنچی۔ ☆

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222، 248-1652، 243-0794

رہائش:: 237-0471، 237-8468

کشمیر جیولرز

KASHMIR JEWELLERS

Mfrs & Suppliers of: GOLD & DIAMOND JEWELLERY

Main Bazar Qadian (Pb.)

Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063

کائنات میں توازن کا مربوط اور خوبصورت نظام

ایک جگہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے انسان کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ہے ’’ہم نے آسمان کو اونچا کیا اور توازن قائم کیا۔ خبردار اس توازن کو بگاڑنا نہیں۔‘‘

قرآن کریم میں انسان کو جہاں کہیں کوئی تنبیہ کی گئی ہے وہاں دراصل اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان میں اس کام کو کرنے یا بگاڑنے کی استعداد موجود ہے۔ چنانچہ یہاں بھی تنبیہ میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ انسان اس زمین اور اس کے ماحول میں موجود توازن کو بگاڑ کر اپنے لئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

موجودہ سائنسی ترقی کے دور میں یہ انسانی استعداد بہت نمایاں ہو کر سامنے آ رہی ہے اور سمجھدار افراد کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ قدرت میں توازن کا ایک ایسا مربوط اور خوبصورت نظام قائم ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً کرہ ارض پر تمام حیات کی توانائی کا سرچشمہ سورج ہے۔ سورج کی توانائی جب زمین پر پڑتی ہے تو پودوں میں ضیائی تالیف کے ذریعہ خوراک پیدا ہوتی ہے اور پھر جب جانور ان پودوں کو غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو یہ توانائی جانوروں میں منتقل ہو جاتی ہے اور بعض جانور جو پودے تو نہیں کھاتے مگر گوشت خور ہیں وہ ان جانوروں کا گوشت کھا کر توانائی حاصل کرتے ہیں۔ جنہوں نے پودوں سے براہ راست توانائی حاصل کی ہوتی ہے۔ اس طرح سورج سے پودوں کے توسط سے یہ توانائی جانوروں تک براہ راست یا بالواسطہ منتقل ہو جاتی ہے۔ سورج سے توانائی حاصل کر کے اسے غذا میں بدلنے کی وجہ سے پودوں کو Producers کہتے ہیں اور جانوروں کو Consumers۔ اور اس تمام طریق کار کو Food Web کہتے ہیں۔ یعنی پودے، پھر پودوں کو کھانے والے جانور اور پھر ان کو کھانے والے جانور علیٰ ھذا القیاس ایک دوسرے سے اس طرح مربوط ہیں کہ اگر ایک حصہ کا توازن بگڑ جائے تو اس کا اثر بہت دور تک جا پڑتا ہے۔ مثلاً گھاس کھانے والی ٹڈیاں گھاس کھاتی ہیں اور یہ ٹڈیاں مینڈک وغیرہ کی خوراک ہیں اور مینڈکوں کو الّو جیسے پرندے یا سانپ وغیرہ کھاتے ہیں اب اگر کسی جگہ سے گھاس ختم کر دی جائے تو غذا نہ ہونے کی وجہ سے ٹڈیاں ختم ہو جائیں گی۔ چنانچہ مینڈک وغیرہ بھی وہاں سے غائب ہو جائیں گے اور انکی بدولت جو سانپ اور الو وہاں رہتے تھے وہ بھی نقل مکانی کر جائیں گے۔ چنانچہ صرف گھاس ختم کر دینے سے اس سے مربوط بہت سی دوسری حیات پر بھی منفی یا مثبت اثر ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں انسانی آبادی میں وسعت اور نہ ختم ہونے والی انسانی خواہشات کو پورا کرنے کے شوق نے کرہ ارض پر ایک مشکل پیدا کر دی ہے۔ بہت سے علاقوں سے جنگل صاف کرا لئے گئے۔ اور وہاں موجود حیات کو ختم کر دیا گیا۔ اسی طرح نت نئے کارخانوں اور فیکٹریوں کے قیام سے ایسی اشیاء پیدا ہونی شروع ہو گئیں ہیں جن کو ختم کرنا مشکل سے مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ مثلاً پلاسٹک ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے روزمرہ کے کاموں میں نہایت مفید ہے۔ لیکن اس کا ایک مسئلہ ہے کہ یہ قدرتی طور پر ضائع نہیں ہو سکتا۔ قدرت میں زمین پر موجود اشیاء کو توڑ پھوڑ کر دوبارہ قابل استعمال بنانے کا ایک نظام ہے۔ کرہ ارض کے چپے چپے پر لاکھوں، کروڑوں جراثیم موجود ہیں۔ اگر آپ مٹی کی ایک مٹھی اٹھا لیں تو اس ایک بظاہر بے جان مٹی پر مشتمل مٹھی میں کروڑوں جراثیم موجود ہیں جو دن رات مختلف چیزوں پر حملہ آور ہو کر اور انہیں توڑ پھوڑ کر نہ صرف اپنی غذا حاصل کر رہے ہیں بلکہ انہیں دوبارہ کار آمد بنا رہے ہیں۔ اس طریق کو Biodegradation کہا جاتا ہے۔ مگر انسان کی تیار کی ہوئی چیز پلاسٹک کا ٹکڑا اسی طرح موجود رہتا ہے۔ ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں تو مل جائے گا لیکن اسی کیمیکل فارمولہ کے مطابق رہے گا۔ کسی کار آمد چیز میں نہیں بدلا جا سکتا۔ اسی طرح زمین پر ضائع نہ ہونے کی وجہ سے پلاسٹک کی گندگی بڑھتی جا رہی ہے اور اس کا کوئی مناسب استعمال نظر نہیں آ رہا۔

یہی حال ایٹمی فضلہ کا ہے۔ ایٹمی توانائی کا حصول انسان کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ لیکن یہی کامیابی اب مصیبت کا روپ دھارتی جا رہی ہے۔ اس توانائی کے استعمال کے بعد ایٹمی ری ایکٹرز میں جو فضلہ رہ جاتا ہے انتہائی تابکار ہوتا ہے اور زندگی پر نہایت خطرناک اثرات مرتب کر سکتا ہے اسے کہاں پھینکا جائے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

بہت سی گیسیں ہیں جو ان کارخانوں کی چمنیوں سے خارج ہو کر ماحول میں آلودگی کا باعث ہیں مگر ان سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جائے سانپ کے منہ میں چھچھوندر والی بات ہے۔

انسان ہر سطح پر قدرت میں موجود توازن کو بگاڑ رہا ہے اور یہ انتہائی خطرناک سوچ ہے۔ اگر اس پر ابھی سے غور نہ کیا گیا تو نہایت خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ بہت سے پودے اور جانور اب اس کرہ ارض سے کبھی نہ آنے کیلئے رخصت ہو چکے ہیں اور اگر اس سلسلہ کو بند نہ کیا گیا تو کہیں وہ حال نہ ہو جیسا ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ

’’کرہ ارض پر اس وقت سینکڑوں انواع خطرے میں ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی وقت صرف ایک نوع کو ہی خطرہ درپیش ہو۔‘‘

یعنی انسان۔ اور انسان ہے کہ نت نئے شوق پورا کرنے کیلئے ان انواع کو وجود سے عدم کی طرف دھکیلتا جا رہا ہے جو شائد اس کیلئے اور کرہ ارض کی دیگر مخلوقات کیلئے مفید ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ادویات کی روزانہ نت نئی اقسام دریافت ہوتی رہتی ہیں جو انہی انواع کی مرہون منت ہیں۔

ان میں ایک شوق شکار کا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب انسان زراعت سے آشنا نہیں تھا۔ جنگل میں رہتا تھا اور شکار یا پھل وغیرہ اکٹھا کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا۔ اسے Hunter-Gatherer معاشرہ کہا جاتا تھا اور پھر زراعت سے واقف ہوا تو پیٹ بھرنے کیلئے شکار کی زیادہ ضرورت نہ رہی۔ شکار کا بہت بڑا حصہ شوق پورا کرنے کیلئے صرف ہونے لگا۔ پہلے تیر کمان تھا۔ شکار کی جان میں جان تھی۔ پھر بندوق ایجاد ہوئی اور شکار شکار ہونے لگا۔ اب یہ حال ہے کہ ہمارے شہر کے گرد میلوں تک ہر چھٹی کے روز دوست احباب بندوق ہاتھ میں اٹھائے موٹر سائیکل پر سوار فاختہ کے پیچھے روانہ ہو جاتے ہیں اور امن کا پیغامبر یہ خوبصورت پرندہ ان شکاریوں سے جان بچانے کی کوشش میں دور دور تک غائب ہو چکا ہے۔ کئی سالوں سے یہاں فاختہ مناسب تعداد میں نظر نہیں آئی۔

تیتر کے شکار کے شوقین ایک عزیز سے خاکسار نے ایک دفعہ عرض کی کہ اگر آپ لوگ اس طرح اس پرندے کے تعاقب میں رہے تو یہ ایک دن نابود ہو جائے گا۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ’’کیا فرق پڑتا ہے؟‘‘

ایک انگریزی مقولہ کے مطابق فرق یہ پڑتا ہے کہ ’’جب کوئی نوع دنیا سے نابود ہو جائے تو پھر اس نوع کو دوبارہ دنیا میں لانے کیلئے ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کی تخلیق کی ضرورت ہے۔‘‘

کیا یہ ہمارے لئے ممکن ہے؟

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ 27 ستمبر 2001ء)

نعت رسول

میرے محمدؐ میرے پیارے ☆ تجھ سے روشن چاند ستارے
تیری خوشبو پھیلی ہوئی ہے ☆ جس سے معطّر جگ ہیں سارے
تجھ سے قرآن ہم نے پایا ☆ تیرے احساں ہم پر بھارے
تو نے رب کا چہرہ دکھایا ☆ روشن کر دیئے دل بھی ہمارے
خاکِ مدینہ کو میں چوموں ☆ مکہ کے دیکھوں میں نظارے
خواہش ہے مومنؔ کی آقا ☆ جاؤں اک دن دیس تمہارے

(خواجہ عبد المؤمن اوسلو ناروے)

آپ کے خطوط = آپ کی رائے

امریکہ کے سینے میں لگی ہے ایک اور خون ناحق کی پیاس

امریکہ عراق پر حملہ کرنے کے لئے نہایت ہی بے چین ہے اور عراق پر حملہ کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی نیا بہانہ تلاش کرنے میں مصروف ہے اب جبکہ اسلحہ انسپکٹروں نے اپنی رپورٹ اقوام متحدہ کے سپرد کر دی ہے اور یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ عراق کے پاس عام تباہی پھیلانے والے ہتھیار نہیں ہیں لیکن اسکے باوجود امریکہ اس بات پر بضد ہے کہ عراق کے پاس عام تباہی والے ہتھیار ہیں اور اس کے پاس اس بات کے پختہ ثبوت ہیں اگر امریکہ کے پاس پختہ ثبوت ہیں تو امریکہ کو حملہ نہیں بلکہ ان مقامات کی نشاندہی کرنی چاہئے جہاں ہتھیار ہیں اور اقوام متحدہ اور دنیا کو یہ ثابت کر کے دکھا دینا چاہئے کہ دیکھو عراق نہ صرف امریکہ بلکہ انسانیت کا بھی دشمن ہے۔ گیارہ ستمبر کے حملہ کے بعد امریکہ نے افغانستان پر بھی یہ الزام لگاتے ہوئے کہ اس کے پاس اس بات کے پختہ ثبوت ہیں کہ اسامہ بن لادن کے القاعدہ نیٹ ورک نے حملہ کیا ہے افغانستان پر حملہ کر دیا اور افغانستان یہ کہتے کہتے کہ ثبوت ہیں تو پیش کرو امریکہ کے ظلم کا شکار ہو گیا اور ہزاروں معصوموں کا خون ناحق بہہ گیا۔ اور یہ خون ابھی بہنا بند نہیں ہوا تھا کہ امریکہ کے سینے میں ایک اور خونِ ناحق کی پیاس لگ گئی ہے۔ اب جبکہ اقوام متحدہ اور دنیا کے بڑے بڑے ممالک یہ بات کہہ رہے ہیں کہ اسلحہ انسپکٹروں کو اپنا کام پورا کرنے کے لئے مزید وقت دینا چاہئے تو امریکہ کو کم از کم اقوام متحدہ کی بات تو مان لینی چاہئے۔ لیکن اگر امریکہ نے اقوام متحدہ کی پرواہ کئے بغیر عراق پر حملہ کر دیا تو بے گناہ اور معصوم عوام کا خون تو ہوگا ہی لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بڑا خطرہ جو منڈلا رہا ہے وہ یہ ہے کہ ہر بڑے ملک کو چھوٹے ملک پر اپنی مرضی سے حملہ کرنے کا موقع میسر آ جائیگا۔ آج دنیا کے ممالک اور اقوام متحدہ اگر امریکہ کو عراق پر حملہ کرنے سے روکنے میں ناکام رہے تو دنیا کو تیسری عالمی جنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہئے ☆☆

بقیہ صفحہ :: (1)

ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو انکو بھی خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ دوسری قوم کولڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں، ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے۔ یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کی جاتی ہے۔ بعض عورتیں زکوۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے۔ مگر وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی دیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں یہ شرط رکھ دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے۔ یا حقہ نوش نہ کھاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے۔ اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کی انتہا نہیں۔ (بدر جلد 2 نمبر 31 صفحہ 12 مورخہ 2 اگست 1906ء)

بقیہ صفحہ :: (8)

اور ہم دروازے پر کھڑے تھے پڑوس کی دو ہندو عورتیں ہمارے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ آپ یہاں بیٹھیں ہم ابھی ان کو بلا کر لاتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں وہ بٹھا کر اس دوست کی اہلیہ کو بلا لائیں۔ جو آنے کے بعد ہمیں اپنے گھر لے گئیں اور ہماری تواضع کی۔ اسی اثناء میں وہ دونوں ہندو لڑکیاں بھی ان کے گھر پر آگئیں۔ خاکسار نے ان سے بھی حال احوال دریافت کیا۔ وہ بولی کہ ہم ان کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ اور ہم دونوں کے اولاد نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے ہم لوگ بہت پریشان ہیں۔ اور ہماری ساس بھی ہمیں اچھا نہیں سمجھتی۔ ہمیں کوئی تعویذ وغیرہ دے دو۔ ہم نے کہا کہ ہم لوگ تعویذ تو نہیں دیتے البتہ ہمارے امام ہیں جن کا اللہ سے تعلق ہے۔ آپ ان کو دعا کے لئے لکھیں۔ انہیں حضور کا ایڈریس دیا اور ساتھ ہی ہاتھ اٹھا کر وہیں بیٹھے بیٹھے ان کے لئے دعا کی۔ جس میں وہ عورتیں اور جس گھر میں ہم موجود تھے وہ گھر والے لوگ اور جو معلم خاکسار کے ساتھ موجود تھے دعا میں شریک ہوئے۔ دعا کے بعد ہم لوگ اس گھر سے رخصت ہوئے۔ خدا کا کرنا ٹھیک ایک سال بعد خاکسار کو پھر اسی گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ ہمارا معلوم کر کے وہ دونوں ہندو عورتیں ہمارے پاس آئیں خدا کی شان کہ ان دونوں عورتوں کی گود میں دو خوبصورت اور صحت مند بچے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بچے دئے۔ چنانچہ ہم نے اس موقعہ پر اپنے مولا کریم کا شکر ادا کیا۔ دونوں بچوں کو کچھ تحفہ دیا۔ اور اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی ہو کر اور شکر کرتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام سے جماعت ہائے احمدیہ ہریانہ کی ترقی اور تمام مبلغین و معلمین کرام اور داعین الی اللہ کو مقبول خدمت دین کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اترانچل:

عرصہ ایک سال سے اترانچل میں بھی اللہ کے فضل سے خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اور اس صوبے میں بھی جلد جلد ترقی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ صرف ایک سال میں دہرادون، ہریدوار، ٹہری، رڑکی اور سہارنپور کے بعض علاقوں میں کام شروع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ پہلے سال ہی پچیس طلباء و طالبات تربیتی کلاس میں اور ۳۵ سے زائد اجتماع خدام و اطفال لجنہ میں شامل ہوئے۔ اور تین صد سے زائد افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں۔ اسی سال سے اس صوبے میں دینی امتحان کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ سولہ طلباء و طالبات نے پرچہ جات دئے۔ اترانچل کے دو طلباء اس وقت جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ اترانچل سے وصولی چندہ جات کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے اور احباب مالی قربانی میں حصہ لے رہے ہیں۔ اترانچل میں ایک ہی معلم مکرم مولوی ریحان صاحب جو خود نومبائع ہیں اور بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اس صوبے کی نگرانی کا کام ہریانہ کے یمنا نگر زون سے ہو رہا ہے اور محترم قاری نواب صاحب بحیثیت نائب نگران احسن رنگ میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین و ناظمین اطفال کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ 8 ویں سالانہ مقابلہ مضمون نویسی مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال 03-2002ء کیلئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مندرجہ ذیل عناوین کی منظوری مرحمت فرمائی ہے:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک
۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تربیت اولاد
۳۔ سیرت حضرت بانی تنظیم مجلس اطفال الاحمدیہ
۴۔ مجلس اطفال الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں
۵۔ سچائی ہمارا شعار ہے

آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اطفال کو اس میں شامل کریں۔ مضمون نویسی میں آپ کی مجلس کے کم از کم 3% اطفال شامل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

شرائط:

1. مضمون کسی بھی علاقائی زبان میں تحریر کیا جا سکتا ہے۔ 2. مضمون کم از کم 3000 (تین ہزار الفاظ) پر مشتمل ہونا چاہئے۔ 3. مضمون کاغذ کے دونوں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور کاغذ کی پشت پر نہ لکھیں۔ 4. مضمون میں جو بھی عبارت بصورت واقعہ تحریر کی جائے وہ مستند ہونی چاہئے یعنی قرآن حدیث تاریخ و کتب بزرگان کے حوالہ جات مکمل اور صاف تحریر کئے جائیں اور کتب کا سن اشاعت بھی تحریر کیا جائے۔ 5. مضمون کے ابتداء میں نام طفل، ولدیت، عمر، مجلس اور مکمل پتہ درج ہونا چاہئے۔ 6. مضمون پر قائد مجلس کی تصدیق ہونا بے حد ضروری ہے۔ 7. مضمون میں کسی بھی مقام میں سرخ روشنائی کا استعمال نہ کریں۔ 8. مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ 25 اگست 2003ء ہے۔ 9. مضمون میں اول، دوئم و سوئم آنے والے اطفال کو سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر نقد انعامات اور سندات کامیابی دی جائیں گی۔ نیز مقابلہ میں حصہ لینے والے تمام اطفال کو شمولیت کی سند دی جائے گی۔ 10. انعامی مضمون کے متعلق آخری فیصلہ مجلس کا ہوگا۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

آئینۂ پاکستان

مولانا فضل الرحمٰن کو وہاں زیادہ خطرہ جہاں مجلس عمل کی واضح ووٹنگ پاور ہے۔

معروف دینی شخصیت اور متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو نہ جانے ان علاقوں میں کیوں خطرہ محسوس ہوتا ہے جہاں متحدہ مجلس عمل کی واضح ووٹنگ پاور ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو صوبہ سرحد سے ملنے والا پروٹوکول دو گاڑیوں اور سات پولیس اہلکاروں پر مشتمل ہے جو تقریباً ہر وقت مولانا کے ساتھ ہوتا ہے۔

دلچسپ پہلو تو یہ ہے کہ جوں ہی صوبہ پنجاب کی حدود میں مولانا داخل ہوتے ہیں یہ پروٹوکول ختم ہو جاتا ہے اور وہ اکیلی گاڑی میں امن کے ساتھ پنجاب میں سفر کرتے ہیں۔

معلوم نہیں مولانا یہ جاہ و جلال کس کے لئے اور کیوں دکھا رہے ہیں؟ جنہوں نے متحدہ مجلس عمل کو ووٹ دیئے ان کے نزدیک مجلس عمل کا ہر رکن دین سے حد درجہ پیار کرتا ہے پھر یہ سرکاری مراعات کیوں لے رہے ہیں۔☆

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں مقدمات کی تعداد میں 20781 کا اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں، پنجاب پولیس کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق سن 2002ء میں مقدمات کی تعداد مین 20 ہزار 7 سو 81 کا اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق:-

☆...... ہر پونے دو گھنٹے بعد قتل۔

☆...... دس گھنٹے بعد ڈکیتی۔

☆...... ڈیڑھ گھنٹے کے بعد راہزنی کی واردات ہوتی رہی۔

لاہور شہر میں جرائم کی شرح کچھ یوں رہی۔

☆...... 17 گھنٹے بعد قتل۔

☆...... 6 گھنٹے بعد چوری۔

☆...... 4 گھنٹے بعد گاڑی چوری۔

☆...... زیادہ مقدمات کا اندراج فیصل آباد رینج کے تین اضلاع جھنگ، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوا۔☆

صوبہ سرحد کے قبائلی علاقے میہمند میں قتل کے شبہ میں ایک شخص کو سنگسار کر دیا گیا۔

شمالی مغربی صوبہ سرحد کے قبائلی علاقے میہمند میں ایک شخص کو اس شبہ پر سنگسار کر دیا گیا کہ اس نے ایک دوسرے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔

قبائلی جرگہ نے ملا خلیل نامی اس شخص کو سنگسار کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ جب لوگ جرگہ کے فیصلے پر عمل کرنے اس کے گھر پہنچے تو اس نے فائرنگ کر کے تین افراد کو زخمی کر دیا۔ بہر حال اسے گھسیٹ کر گھر سے باہر نکالا گیا اور پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس کا گھر گرا دیا گیا اور گھر والوں سے کہا گیا کہ وہ گاؤں سے نکل جائیں۔

جرگہ نے خبردار کیا ہے کہ کوئی بھی مسمار شدہ گھر والوں کو پناہ نہ دے۔ اگر کسی نے پناہ دی تو پانچ لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ پاکستان میں قبائلی علاقوں کے لوگ پاکستانی قوانین کا احترام نہیں کرتے جس کی وجہ سے بعض اوقات قبائلیوں اور سیکورٹی فورس میں ٹھن جاتی ہے۔☆

امریکہ میں 1922 کے بعد کا سب سے بڑا برفانی طوفان۔ 6 صوبوں میں ایمرجنسی لاگو۔

امریکہ اس موسم کے سب سے زیادہ اور ڈراؤنے برفانی طوفان کے دور سے گزر رہا ہے۔ برفباری کے ساتھ زور دار طوفان نے کئی صوبوں میں بھاری تباہی مچائی ہے۔ اس شدید برفباری کی وجہ سے 6 صوبوں میں ایمرجنسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

برفباری کے تھپیڑوں سے امریکہ کی راجدھانی واشنگٹن بھی مبرّا نہیں ہے۔ خوفناک برفباری کی وجہ سے واشنگٹن میں 18 انچ برف کی موٹی پرت جم گئی۔ گریٹر واشنگٹن کے علاقہ میں تو برفباری کے طوفان نے لوگوں کو ایک منٹ کیلئے بھی راحت نہیں دی۔ برف جمنے کی وجہ سے کئی ہوائی اڈوں کو بھی بند کر دیا گیا۔ سڑکوں پر سناٹا چھایا رہتا ہے۔ اس قدرتی آفت کی وجہ سے ورجینیا، میری لینڈ، نیو جرسی سمیت 6 صوبوں میں ایمرجنسی نافذ کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ لوگوں کو سڑکوں پر وہیکلز چلانے سے باز رہنے کو کہا گیا۔ غیر ضروری ٹرانسپوٹ انتظام ٹھپ کر دیا گیا۔ ان صوبوں میں سڑکوں پر جمی ہوئی برف کی چادر کو ہٹانے کیلئے نیشنل گارڈ کے جوانوں کو بیرکوں سے بلایا گیا ہے جہاں تہاں ہزاروں وہیکلز برف کی موٹی تہوں میں پھنس گئے ہیں۔ خوفناک برفباری کی وجہ سے بالٹی مور واشنگٹن ہوائی اڈہ اور واشنگٹن کا ریگن ایئر پورٹ بند کر دیا گیا۔ ورجینیا کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ سے کئی اڑانوں کو رد کر دیا گیا۔ اس سے ہزاروں مسافر ہوائی اڈہ پر پھنس گئے۔ موسمی ماہرین نے بتایا کہ برف باری کی وجہ سے سینکڑوں مکانات کو بھاری نقصان پہنچا ہے بالٹی مور اور واشنگٹن کے کچھ علاقوں میں 20 انچ تک برف گری۔ اگر موسم کا مزاج اسی طرح بگڑا رہا تو ان علاقوں میں دو سے تین فٹ تک برف بھی گر سکتی ہے۔ اس برفانی طوفان کو کئی علاقوں میں 1922 کے بعد کا سب سے بڑا برفانی طوفان بتایا جا رہا ہے۔☆

تمباکو کا استعمال کرنا خود پیسے دے کر موت کو بلانا

موجودہ وقت میں نشہ نوجوان نسل کے لئے ایک فیشن بنتا جا رہا ہے اور یہی نشہ ایک دن آدمی کو نشہ خور کا نام دلا دیتی ہے۔ اس کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب نشہ، نشہ خور اور اس کے خاندان کے لئے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

ضلع فیروز پور کے آیورویدک و یونانی افسر ڈاکٹر سریندر سنگھ نے ایک نشہ مخالف جلسہ کے دوران مزید کہا کہ نشے تو سبھی بُرے ہیں لیکن تمباکو سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ موجودہ وقت میں ملک بھر میں جس طرح تمباکو کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے اگر اس پر روک نہ لگائی تو آنے والے دو دہاکوں میں یہ وبا کی صورت اختیار کر لے گا۔ سب سے زیادہ فکرمندی کی بات تو یہ ہے کہ دس بارہ سال کے بچے بھی بیڑی سگریٹ تمباکو کا استعمال کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ طالب علموں میں نشہ کا استعمال ایک فیشن بنتا جا رہا ہے اور یہی فیشن ایک دن انہیں ڈرگ تک پہنچا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمباکو کے استعمال سے پھیپھڑوں کا کینسر، پیٹ کا السر، دل کے امراض، بانجھپن، نامردی ہائی بلڈ پریشر، سانس کا پھولنا، خون کی نالیوں کا سکڑنا، آنکھوں کی روشنی کا کم ہونا وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہاضمے کی قوت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے سائنسدانوں نے تمباکو کی کھوج کر کے اس میں 16 جان لیوا عناصر بتائے ہیں جس میں سب سے زیادہ خطرناک نکوٹن ہے۔

کچھ لوگوں کے دماغ میں غلط فہمی ہے کہ تمباکو کے استعمال سے قبض دور ہوتا ہے، ذہنی تناؤ کم ہوتا ہے، من شانت رہتا ہے، جسم پھرتیلا رہتا ہے۔ لیکن یہ تمام باتیں غلط ہیں جو آدمی کو موت کے منہ میں دھکیلتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمباکو کا استعمال کرنا خود پیسے دے کر موت کو بلانا ہے۔☆

امریکہ کی عجیب و غریب ناقابل فہم منطق۔

اندیشہ ہے کہ برطانیہ اور امریکہ جنگ کا جواز رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں دونوں عراق پر حملہ کر کے رہیں گے۔ کیونکہ ان کا عجیب و غریب منطق یہ ہے کہ اگر معائنہ کاروں کو عام تباہی کے ہتھیار نہیں ملے تو گویا عراق انہیں چھپا رکھا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ اس اصرار پر تُلے نظر آ رہے ہیں کہ عراق نے عام تباہی کے ہتھیار چھپا رکھے ہیں حالانکہ اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کے جانچ کا نتیجہ کچھ اور ہی بتا رہا ہے۔

یہ منطق عجیب و غریب اور سمجھ سے باہر ہے کہ اگر عام تباہی والے ہتھیار نہیں ملے تو گویا انہیں چھپا کر رکھا گیا ہے۔ اس طرح تو پھر عراق کو مجبور ہو کر عام تباہی کے کچھ ہتھیار بنانے پڑیں گے تا کہ جنگ کو ٹالا جا سکے۔☆

ایٹمی بجلی کی پیداوار میں بھارت دیگر ممالک کو پیچھے چھوڑ دے گا۔

آئندہ کچھ برسوں میں نیوکلیائی بجلی کی پیداوار کے معاملہ میں بھارت دنیا کے کئی ترقی یافتہ ملکوں کو پیچھے چھوڑ دے گا۔ کیونکہ اس وقت دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں بھارت میں سب سے زیادہ نیوکلیائی ری ایکٹرز زیر تعمیر ہیں۔ انڈین نیوکلیئر ایز جی کارپوریشن کے رسالہ "نیو پاور" کے مطابق بھارت میں فی الحال 28 نیوکلیئر پاور ری ایکٹرز زیر تعمیر ہیں۔ رسالہ کے مطابق سال 2002 کے دوران ساری دنیا میں 7 نئے نیوکلیئر ری ایکٹر قائم کرنے پر کام شروع ہوا جن میں 6 ہندوستان اور 1 جنوبی کوریا میں ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں 6 پریشرائزڈ ہیوی ویٹ ری ایکٹر اور دو لائٹ واٹر ری ایکٹرز زیر تعمیر ہیں اور یہ 2008 کے اوائل تک تیار ہو جائیں گے۔

اس وقت دنیا میں 35 نیوکلیئر ری ایکٹرز زیر تعمیر ہیں جن میں سے 8 بھارت میں ہیں۔ بھارت میں نیوکلیائی توانائی کی پیداوار 2008 تک 4000 میگاواٹ سے بڑھ کر 6700 میگاواٹ ہو جائے گی۔☆

تقریب شادی

مکرم امجد احمد صاحب ابن مکرم اکبر علی صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت حیدر آباد کا نکاح جویریہ فرحین بنت مکرم حسن الدین صاحب کے ساتھ مورخہ 23 اگست 2002ء کو مکرم خورشید احمد صاحب انور نائب ناظر بیت المال آمد قادیان نے پڑھا۔ اسی روز تقریب شادی عمل میں آئی۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ حیدر آباد۔)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT ND-RN61/57
Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly BADR Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)
Vol:52 Tuesday 4 March 2003 Issue No.9

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

جزائر فجی میں جماعت احمدیہ کا 33 واں جلسہ سالانہ

وزیر اعظم فجی کی بحیثیت مہمان خصوصی جلسہ میں شمولیت

جماعت احمدیہ کا ماٹو "LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE" قابل تعریف (وزیر اعظم فجی)

رپورٹ مکرم فضل اللہ طارق صاحب مبلغ جزائر فجی

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کا 33واں جلسہ سالانہ 10/ 11 جنوری 2003 بروز جمعۃ المبارک اور ہفتہ کو اپنی اعلیٰ اور شاندار روایات کے ساتھ مسجد فضل عمر ساما بولا ،صوا میں منعقد ہوا۔

تیاری جلسہ سالانہ::

امسال جزائر فجی کے وزیر اعظم عزت مآب لیسینیا گراسے Ho. Laisenia Qarase کو جلسہ سالانہ میں مدعو کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا اس لئے جلسہ سالانہ کی تیاری اور حاضری کے لئے وقت سے پہلے کام شروع کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم ومحترم امیر ومشنری انچارج صاحب نے جزائر فجی کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ اور ریجنل مبلغین کرام نے بھی جماعتوں کے دورے کر کے تمام احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات اور اس میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ سالانہ کے کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ ہر شعبے کے ناظم افسر جلسہ سالانہ کے تحت مقرر کئے گئے۔ الحمد للہ بھی کارکنوں نے جلسہ سالانہ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں اور کافی پہلے سے جلسے کی تیاری شروع کر دی گئی۔ مسجد فضل عمر کے وسیع ہال کو خوبصورت اسٹیج اور بینرز سے سجایا گیا، جلسہ میں شمولیت کی دعوت دینے کے لئے خوبصورت دعوت نامہ تیار کیا گیا۔ ملک کے وزیر اعظم کے ساتھ ساتھ وزراء، ایمبیسڈ اور سرکردہ شخصیات کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اس کے علاوہ ملکی ریڈیو، اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت عام دی گئی۔

پہلا دن 10 جنوری::

10 جنوری 2003 بروز جمعۃ المبارک جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس کے مہمان خصوصی عزت مآب لیسینیا گراسے Hon. Laisenia Qarase وزیر اعظم جزائر فجی تھے۔ آپ ٹھیک صبح 9 بجکر 45 منٹ پر مسجد فضل عمر میں تشریف لے آئے۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی نیشنل مجلس عاملہ کے ہمراہ مہمان خصوصی کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم صاحب نے جزائر فجی کا اور مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا۔ وزیر اعظم صاحب کے جلسہ گاہ پہنچنے پر نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج نے عزت مآب وزیر اعظم جزائر فجی، وزراء، ایمبیسڈر، سرکردہ شخصیات اور شرکائے جلسہ کو خوش آمدید کہا اور افتتاحی خطاب میں اسلام کا مختصر تعارف پیش کیا اور جلسہ سالانہ کی تاریخ اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔

آپ کے افتتاحی خطاب کے بعد نائب امیر مکرم طاہر حسین منشی صاحب نے "Islamic Teaching on Moral Values' کے موضوع پر تقریر کی بعض معزز مہمانوں نے بھی جماعت احمدیہ اور اس کے رفاہی کاموں کے متعلق اظہار خیال کیا۔

اجلاس اول کے مہمان خصوصی عزت مآب Hon. Laisenia Qarase وزیر اعظم جزائر فجی نے اپنے خطاب میں احمدیہ مسلم جماعت کی اخلاقی تبلیغی اور رفاہی کوششوں کی تعریف کی اور جماعت کے سکولوں کے کام کو سراہا۔ وزیر اعظم صاحب نے اپنے خطاب میں عیسائیت اور اسلام کی بعض مشترک باتوں کا بھی ذکر کیا اور امن کے متعلق بانی اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پسند کیا اور احمدیہ مسلم جماعت کے ماٹو "Love for all hatred for none' کی بہت تعریف کی۔ آخر پر وزیر اعظم اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور امیر و مشنری انچارج صاحب نے دعا کروائی اس کے بعد سب شرکائے جلسہ سالانہ کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا اجلاس::

نماز جمعہ وعصر کے بعد تین جگہ علیحدہ علیحدہ جلسہ کے پروگرام شروع ہوئے۔ ایک مرکزی جلسہ گاہ میں، دوسرا لجنہ ہال میں اور تیسرا مقامی فیجیئن کے لئے لائبریری ہال میں۔ تینوں پروگرام ایک بجکر تیس منٹ پر شروع ہوئے۔

مرکزی جلسہ گاہ میں ڈیڑھ بجے مکرم حارث احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مارو کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کے علاوہ چار نظمیں اور پانچ تقاریر ہوئیں۔ شام ساڑھے چار بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کا پروگرام::

مرکزی پروگرام کے دوسرے اجلاس کے ساتھ ساتھ لجنہ اماء اللہ کا بھی علیحدہ پروگرام شروع ہو گیا۔ امسال لجنہ اماء اللہ نے اپنے جلسہ کے لئے محترمہ وزیر تعلیم جزائر فجی "Ro Teimumu Kepa" کو دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول کر لی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ لجنہ کے متعلق جو معلومات مجھے دی گئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوسرے خلیفہ نے کس طرح شروع سے ہی عورتوں کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دی۔ موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو عظیم شخصیت قرار دیا۔ مہمان خصوصی محترمہ Teimumu Kepa وزیر تعلیم نے جماعت احمدیہ کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کو بہت پسند فرمایا اور اپنے خطاب میں یہ بھی بتایا کہ لجنہ اماء اللہ نے جو تحفہ (اسلامی اصول کی فلاسفی) انہیں دیا ہے وہ بہت ہی قابل قدر تحفہ ہے اور آئندہ زندگی میں اس سے فائدہ اٹھاتی رہوں گی۔

فیجیئن پروگرام::

ہر سال کی طرح امسال بھی نومبائعین اور زیر تبلیغ فیجین مہمانوں کے لئے لائبریری ہال میں علیحدہ پروگرام ترتیب دیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے علاوہ فیجیئن زبان میں دو تقاریر ہوئیں۔ فیجیئن لوکل مشنری مکرم محمد تقی صاحب نے "محمد ان بائیبل" کے موضوع پر تقریر کی۔ مہمانوں کو سوال و جواب کا بھی موقع دیا گیا۔ اس پروگرام میں 170 فیجیئن شامل ہوئے اللہ تعالیٰ ان کا سینہ کھول دے اور حق قبول کرنے کی ہمت و توفیق دے۔ آمین۔

اجلاس سوئم::

مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم منعم احمد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے احباب جماعت کے سوالوں کے جوابات دئے۔

دوسرا دن 11 جنوری 2003::

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا آغاز حسب روایات سلسلہ باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ نے قرآن کریم کا درس دیا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس::

صبح آٹھ بجے مکرم حامد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ نصروانگا کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں دو نظمیں اور تین تقاریر ہوئیں۔ یہ اجلاس نو بجکر تیس منٹ پر ختم ہوا۔

اختتامی اجلاس::

صبح دس بجے اختتامی اجلاس کی کاروائی امیر و مشنری انچارج مکرم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں مکرم اقبال خان صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری نے مکرم امیر صاحب کی معاونت کی۔ لجنہ اماء اللہ بھی اپنے پروگرام مکمل کر کے اختتامی اجلاس کی کاروائی میں شامل ہوگئیں۔ اس اجلاس میں تین نظمیں اور تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب کے بعد دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

حاضری::

جلسہ سالانہ میں حاضری کی طرف خاص توجہ کی گئی اور ریجنل مبلغین نے جماعتوں کے دورے کئے۔ مقامی ایف ایم ریڈیو پر جلسہ سالانہ کی تشہیر کی گئی۔ ملک کے دو بڑے اخبارات "فجی ٹائم" اور "ڈیلی پوسٹ" میں جلسہ سالانہ کے اشتہارات اور دعوت عام شائع کرائے گئے۔ بڑے بڑے اشتہارات شائع کر کے ملک کے مرکزی جزائر اور پبلک مقامات پر آویزاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ احباب جماعت کے ذریعہ زیر تبلیغ افراد اور دوست احباب تک جلسہ سالانہ کے دعوت نامے پہنچائے گئے۔

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں